موت کے بعد

لوگوں کے احوال

... بن عبدالرحمن بن حمد الشایع ﷾ مترجم فضیلۃ الشیخ حافظ محمد شعیب ﷾ فاضل مدینہ یونیورسٹی

مکتبہ بیت السلام لاهور/ ریاض

Marfat.com

230814
DATA ENTERED

موت کے بعد

لوگوں کے احوال

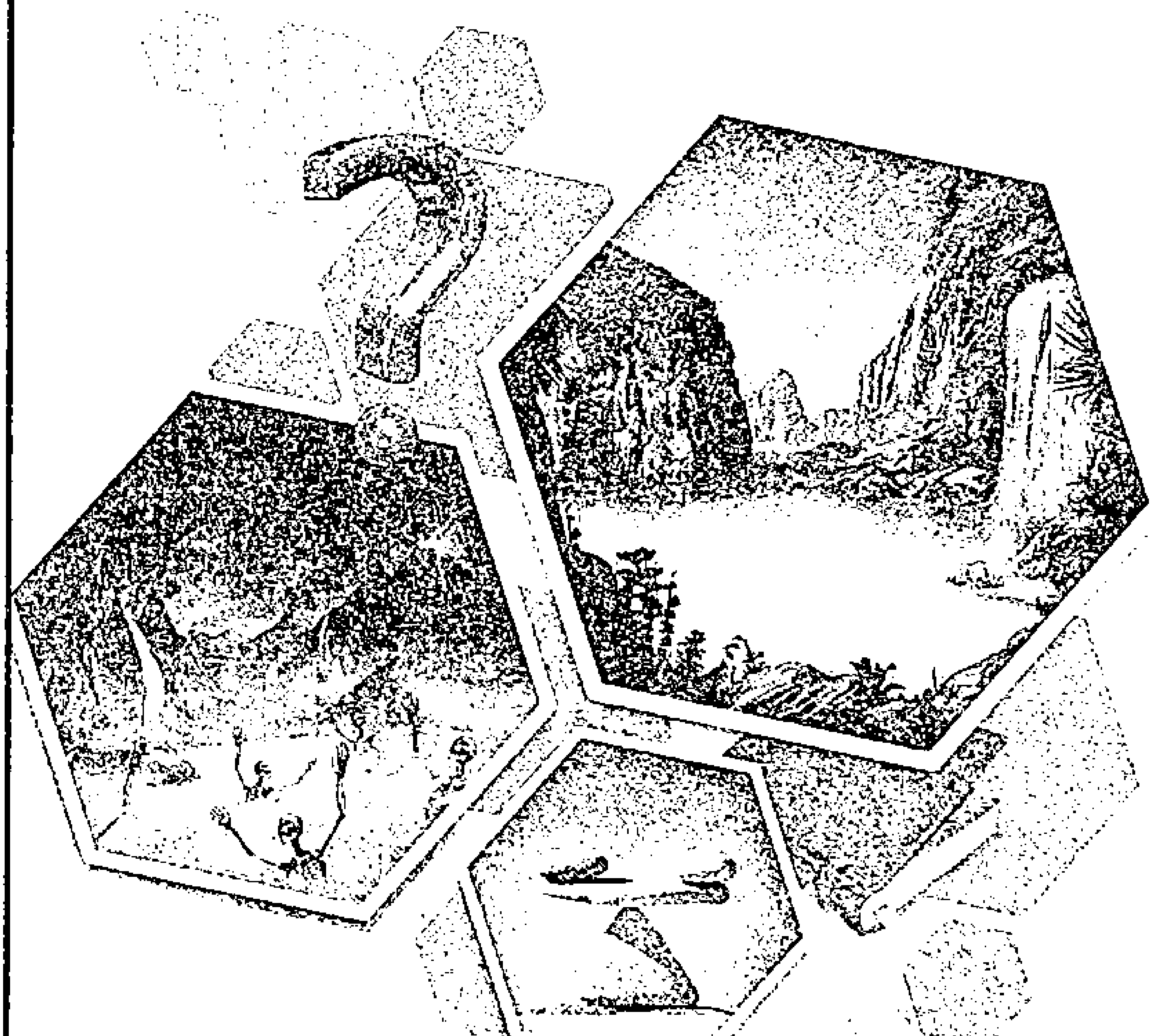

تالیف فضیلۃ الشیخ خالد بن عبدالرحمن بن حمد الشایع حفظہ اللہ

مترجم فضیلۃ الشیخ حافظ محمد شعیب حفظہ اللہ فاضل مدینہ یونیورسٹی

مکتبہ بیت السلام لاہور ریاض
رحمان مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور
Tel: 042-37361371 Mob: 0321-9350001

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

297-463

کتاب وسنت کی اشاعت کا معیاری ادارہ

اشاعت .... اگست 2015ء

مکتبہ بیت السلام
کتاب وسنت کی اشاعت کا معیاری ادارہ
Tel: +966114381155 - +966114381122 Fax: +966114385991
Mob: +966542666646,+966566661236,+966532666640

رحمان مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور
Tel: 042-37361371
Mob: 0321-9350001
0320-6666123
Email: bait.us.salam1@gmail.com
Fb:Baitussalam book store

Marfat.com

فہرست

❁ عرضِ ناشر	9
❁ کلمہ شکر	11
❁ دیباچہ	13
باب 1 روح نکالنے کے وقت اور قبروں میں لوگوں کا حال	18
باب 2 موت کے بعد کافروں کا حال	27
❀ قیامت کے دن ذلت و رسوائی اور خوف	30
❀ کفار کا آپس میں جھگڑنا اور ایک دوسرے پر لعنت کرنا	36
باب 3 موت کے بعد گناہ گاروں کا حال	47
❀ تمہیدی کلمات	47
❀ جس آدمی نے نماز کو عمداً چھوڑا یا سستی کی، اس آدمی کا حال	48
❀ زکات نہ دینے والے گناہ گار کا حال	51
❀ سود خوروں کا حال	53
❀ زنا کار مردوں اور عورتوں کا حال	55
❀ غیبت اور چغلی کرنے والے لوگوں کا حال	57
❀ متکبر لوگوں کا حال	60

Marfat.com

❀ لوگوں سے مانگنے والے آدمی کا حال	61
❀ اپنی رعایا سے دور رہنے والے حکمران کا حال	61
❀ کذاب لوگوں کا حال	62
❀ لوگوں کے عیوب اور خفیہ باتیں سننے والے آدمی کا حال	63
❀ تصویر بنانے والے لوگوں کا حال	63
❀ نوحہ خوانی کرنے والی عورت کا حال	64
❀ منشیات استعمال کرنے والے لوگوں کا حال	64
❀ سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے والے آدمی کا حال	65
❀ خودکشی کرنے والے آدمی کا حال	65
❀ یتیموں پر ظلم کرنے والوں کا حال	66
❀ لوگوں کے حقوق غصب کرنے یا خیانت کرنے والوں کا حال	67
❀ زیب و زینت کے ساتھ بے پردہ ہو کر گھروں سے نکلنے والی عورتوں کا حال	69
❀ دیگر گناہوں کی سزا پانے والے لوگوں کا حال	72
❀ وحی الٰہی کو چھپانا	72
❀ عہد اور قسمیں توڑنے والے	73
❀ ٹخنے ننگے نہ رکھنے والے اور دیگر لوگ	74
❀ بخیل اور لالچی	75
❀ تین آدمی	76
❀ والدین کا نافرمان اور دیوث	76

Marfat.com

(4) باب: موت کے بعد پرہیز گاروں کا حال	79
❀ فرشتے نازل ہوتے ہیں اور جنت کی بشارت سناتے ہیں	79
❀ متقی لوگوں کا موت کے وقت اللہ تعالیٰ سے ملاقات پر خوش ہونا	81
❀ متقی لوگوں کو قیامت والے دن بہترین حالت میں امن کے ساتھ اور نعمتوں میں اٹھا کر لایا جائے گا	82
❀ متقی لوگ پل صراط سے گزر جائیں گے، مگر کافر اور گناہ گار جہنم میں گر جائیں گے	84
❀ عبرت انگیز	84
❀ عرش کا سایہ پانے والے خوش نصیب لوگ	85
(5) باب: عبرتیں اور سوئے خاتمہ سے خوف کے کچھ نمونے	98
❀ اختتام	102

Marfat.com

Marfat.com

عرضِ ناشر

موت ایک ایسی حقیقت ہے جس کا ہم روز مرہ مشاہدہ کرتے ہیں اور اپنے اور بیگانے سب ہی اس کا شکار ہوتے ہیں۔ دینِ اسلام نے ہمیں اس کا کثرت سے ذکر کرنے اور زیارتِ قبور کی تلقین کی ہے، تاکہ ہم کما حقہ اس سے نصیحت پکڑیں اور اس کے لیے تیاری کر سکیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں اور نبی کریم ﷺ نے احادیثِ مبارکہ میں موت کے بعد پیش آنے والے تمام حالات و واقعات کو تفصیل سے بیان کر دیا ہے، تاکہ ہر شخص علی وجہ البصیرہ اپنے ٹھکانے کا انتخاب کر سکے۔ یہ ایسا امتحان ہے جس کی تیاری کے لیے ہمیں پہلے ہی سے تمام سوالات سے آگاہ کر دیا گیا ہے۔ اب یہ ہماری سعادت یا شقاوت ہے کہ ہم اس سے کس قدر نصیحت حاصل کرتے ہیں اور محنت سے تیاری کرتے ہیں۔

زیرِ نظر کتاب میں مولف محترم نے موت کے بعد پیش آنے والے تمام احوال کو قرآن وسنت کی روشنی میں تفصیل سے ذکر کیا ہے۔

مرنے والا کافر ہو تو اس کا انجام کیا ہوگا، اگر وہ فاسق، فاجر اور معاصی و کبائر کا مرتکب ہے تو اس کا ٹھکانا کس طرح کا ہوگا اور اگر وفات ہونے والا مومن اور متقی انسان ہے تو اس کی سعادت کا حال بھی تفصیل سے رقم کیا ہے۔ اس دوران میں پڑھنے والوں کو ان کبائر اور معاصی سے آگاہ بھی کیا ہے جو

Marfat.com

انسان کی عاقبت خراب کرنے کا سبب بنتے ہیں۔ اس کے بعد مومن کو ملنے والی نعمتوں اور آسایشوں کا بھی تفصیل سے ذکر کیا ہے، تاکہ پڑھنے والے کے دل میں رغبت پیدا ہو اور وہ بہ دل و جان اس کے لیے تگ و دو کر سکے۔

کتاب کے آخر میں ایسے خوش نصیب حضرات کا تذکرہ زیبِ قرطاس کیا ہے جو حشر کے روز عرشِ الٰہی کے سائے سے متمتع ہوں گے اور قربِ خداوندی کے حق دار ٹھہریں گے، پھر ائمہ سلف میں سے چند بزرگوں کا تذکرہ کیا ہے کہ وہ موت کو کس طرح یاد کرتے اور اس کے لیے تیاری کرتے تھے۔ امید ہے یہ کتاب پڑھنے والوں کے ایمان کو جلا بخشے گی اور اعمالِ صالحہ کی ترغیب میں ممد و معاون ثابت ہوگی۔

اللہ تعالٰی سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کے مولف اور مترجم کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اس عمل کی تکمیل میں حصہ لینے والے تمام حضرات کے لیے اسے بلندیِ درجات کا سبب بنائے۔ آمین یا رب العالمین

والسلام

ابو میمون حافظ عابد الٰہی (ایم۔اے)

مدیر مکتبہ بیت السلام لاہور۔ ریاض

Marfat.com

کلمہ شکر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلىٰ إِمَامِ الْمُرْسَلِيْنَ، نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلىٰ يَوْمِ الدِّيْنِ.
أَمَّا بَعْدُ:

یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا خاص فضل اور کرم ہے کہ اس نے مجھ جیسے کم علم اور بے بصیرت کو کتاب کا ترجمہ کرنے کی توفیق سے نوازا۔ اللہ رب العزت ہی سے التجا ہے کہ وہ اس کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر ہم سب کی رشد و ہدایت کا سامان بنا دے۔

ترجمے کی غرض و غایت وہی ہے جسے کتاب کے مصنف نے مقدمے کے اندر بہترین انداز سے بیان کرتے ہوئے تذکیرِ نفس اور اصلاحِ قلب قرار دیا ہے۔

﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَ هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ﴾ [آل عمران: ۸]

''اے ہمارے رب! ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر، اس کے بعد کہ تو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما، بے شک تو ہی بے حد عطا کرنے والا ہے۔''

میں تہہ دل سے محترم جناب حافظ عابد الٰہی صاحب کا شکر گزار ہوں، جنھوں نے اپنی عنایتِ خاص سے ترجمے کی ذمے داری مجھ طالب علم کو سونپی۔

Marfat.com

یہ اس ناچیز کی پہلی کاوش ہے اور اس میں کہاں تک کامیابی ہوئی ہے، اس کا بہتر فیصلہ آپ قارئین کرام ہی کر سکتے ہیں۔ تعبیر وتحریر میں کسی قسم کی غلطی پر آگاہ کرنے والے محترم قاری کا بندہ ممنون ہوگا۔

حافظ محمد شعیب بن محمد اسماعیل

جامعہ اسلامیہ مدینہ نبویہ

Marfat.com

دیباچہ

ہمہ قسم کی حمد و ثنا اللہ کے لیے ہے، جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا، وہی سب سے بلند و بالا ہے، اسی نے زندگی عطا کی ہے اور وہی مارتا بھی ہے، اسی نے اپنی مخلوق پر موت اور فنا، حشر اور نشر کا حکم صادر فرمایا، تاکہ نیک اور پرہیزگار لوگوں کے کامیاب ہونے اور اِعراض کرنے والے بدبختوں کے ناکام ہو جانے کا حتمی فیصلہ کر دے۔ ان (پرہیزگاروں) کو شفیق و مہربان اللہ کی طرف بطورِ مہمان لے جایا جائے گا اور ان (اِعراض کرنے والوں) کو سخت پیاس کی حالت میں جہنم کی طرف ہانک دیا جائے گا۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کی ضیافت کے لیے فردوس کے باغات کو تیار کر رکھا ہے اور اِعراض کرنے والوں کا انجام اور ٹھکانا جہنم کی آگ کو بنا دیا ہے۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہ لاشریک کے علاوہ کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے، ایسی گواہی جس کا دینے والا جزا والے دن اس کے سبب سے خوش نصیب بن جائے گا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ سید المرسلین خاتم الانبیاء محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں آپ پر اور آپ کی آل پر اور آپ کے بہترین اصحاب پر۔ حمد و صلاۃ کے بعد:

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے انسان کو بے مقصد پیدا کیا ہے اور نہ ہی اس کو بے کار چھوڑا ہے، بلکہ اس کو ایک عظیم کام اور ایک بہت بڑے مقصد کی خاطر پیدا فرمایا

Marfat.com

ہے، جس (کام اور مقصد) کو آسمانوں، زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا گیا، لیکن سب نے اس کے اٹھانے سے انکار کر دیا اور خوف کے مارے اس (امانت کے اٹھانے) سے ڈر گئے اور گویا ہوئے کہ اے ہمارے پروردگار! اگر تیرا حکم ہے (کہ ہم اس ذمے داری کو اٹھالیں) تو ہم تیری سلامتی چاہتے ہیں، اس کو اٹھانے کے عوض کسی صلے کے طلب گار نہیں ہیں۔

لیکن انسان نے اپنی کمزوری اور لاچاری کے باوجود اس ذمے داری کو اٹھا لیا اور اپنے لاعلم اور جاہل ہونے کے باوجود اس امانت کو اٹھانے کا اقرار کر لیا تو لوگوں کی اکثریت نے اس امانت کی مشقت کو شدید بھاری ہونے کے سبب اپنی پیٹھوں سے اتار پھینکا اور دنیا سے اس طرح دوستی رچا لی کہ گویا وہ چراگاہوں میں چرنے والے جانور ہیں، نہ اپنے خالقِ حقیقی کو پہچاننے کی فکر، نہ اپنے اوپر اس کے حقوق کا خیال، نہ اپنے مقصدِ تخلیق کا پتا اور نہ دنیا کی طرف بھیجے جانے کے متعلق سوچ بچار جو حقیقت میں اصلی گھر تک پہنچنے کا راستہ ہے، اگر انسان تدبر و فکر کرے تو دنیا فانی میں اس کا قیام کتنا قلیل ہے اور ابدی عاقبت کی طرف اس کی روانگی کتنی تیز تر ہے۔

انسان نے محسوسات ہی کو سب کچھ تسلیم کر لیا ہے اور شعور و دانائی کے محرکات کو بھول چکا، غفلت اور بے پروائی اس پر حاوی ہو چکی، بے حقیقت تمناؤں اور جھوٹے سرابوں کا اسیر، ختم نہ ہونے والے حرص و لالچ کے فریب کا شکار اور بدعملی نے اس کے دل کو زنگ آلودہ کر دیا، سو دنیا کی لذتیں اور حیوانی خواہشات ہی اس کا منتہائے نظر ٹھہر گئیں، کہاں سے چلے تھے اور کہاں پہنچ گئے؟ کیا ملا جس کے حصول میں لگے ہوئے تھے؟ جس کو پکڑا وہ ان کو کس جانب لے گیا؟

Marfat.com

جب دنیا کے حیوانی مزے ان کے سامنے اپنا منہ کھولتے ہیں تو وہ اکیلے اکیلے اور ٹولیوں کی شکل میں تیزی سے اس کی طرف لپکتے ہیں اور جب دنیا کی طرف سے کوئی فوری پیش کش ان کے سامنے ظاہر ہوتی ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ کی خوش نودی اور اس کے اجر و ثواب کو اس (فوری پیش کش) پر فوقیت نہیں دیتے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ هُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ﴾ [الروم: ٧]

''وہ تو (صرف) دنیوی زندگی کے ظاہر کو (ہی) جانتے ہیں اور آخرت سے تو بالکل ہی بے خبر ہیں۔''

ایک اور مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰهُمْ اَنْفُسَهُمْ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ﴾ [الحشر: ١٩]

''اور تم ان لوگوں کی طرح مت ہو جانا جنھوں نے اللہ (کے احکام) کو بھلا دیا تو اللہ نے بھی انھیں اپنی جانوں سے غافل کر دیا اور ایسے ہی لوگ نافرمان (فاسق) ہوتے ہیں۔''

جب لوگوں کی عمومی حالت یہی ہے تو مجھے اپنی جان کا اندیشہ لگ گیا اور میں گھبرا گیا کہ کہیں میں بھی انہی لوگوں میں سے قرار نہ پاؤں تو میں اپنی جان بخشی کی تلاش میں اور اس کے انجام بخیر کی سوچ میں پریشان ہو گیا اور میں نے اس چیز کی تلاش کا آغاز کر دیا جو قلیل الخشوع دل کے لیے رقت انگیز ہو اور سوکھی آنکھوں میں خوفِ خدا سے آنسو جاری کر دے۔

Marfat.com

میں نے کتاب اللہ، سنتِ رسول ﷺ، گذشتہ دنوں کے حالات و واقعات اور ناصحین کی حکیمانہ باتوں کا گہری نظر سے مطالعہ کیا تو میں حیرت زدہ ہو گیا اور مجھے کئی ایک عبرت ناک باتیں معلوم ہوئیں، لہٰذا میں نے مناسب سمجھا کہ ان میں سے کچھ باتیں تحریر کروں جو وقتاً فوقتاً میرے نفس کو نصیحت کرتی رہیں، مجھے توقع ہے کہ یہ عمل میرے لیے زندگی میں، موت کے وقت، موت کے بعد اور آخرت کی مشکل گھڑیوں میں عملِ صالح بن جائے گا، اس لیے میں نے ائمہ کرام اور ثقات علمائے امت کی کتابوں سے وہی کچھ جمع کر کے مرتب کیا ہے جس سے مذکورہ بالا غرض کو عملی شکل دی جا سکے۔

اس کتابچے کا مواد ان متفرقات سے لیا گیا جو اس سلسلے میں میرے پاس جمع ہو چکی تھی۔ میں نے کافروں کے احوال، گناہ گار مومنوں کے احوال اور پرہیزگاروں کے احوال، انسان کی روح قبض کرنے کے لیے موت کے فرشتوں کے نزول سے لے کر اہلِ جنت کے جنت میں اور اہلِ جہنم میں پہنچ جانے تک اپنی گزارشات میں پیش کیے ہیں۔

واضح رہے کہ یہاں پر میرا مقصد ان تمام احوال کو تلاش کر کے ان کا مکمل طور پر احاطہ کرنا نہیں ہے، کیوں کہ میرے جیسے کم علم کے لیے یہ کام مشکل ہے، خاص طور پر اس کتاب میں جس کے اندر میں ان احوال کی طرف اشارہ کرنا چاہتا ہوں اور جو کچھ میں نے اس کتابچے میں ذکر کر دیا ہے اس کو آگاہی سمجھ لیا جائے، اس کے لیے جو میں نے ذکر نہیں کیا اور بحمد للہ میں نے اس کتابچے میں کچھ فوائد اور مفید حواشی کا بھی اضافہ کیا ہے۔

اے غور و فکر سے اس کو پڑھنے والے! تیرے لیے اس میں بہترین چیز

Marfat.com

ہے۔ مولف پر اس کی ضمانت ہے اور تیرے لیے اس کا نچوڑ ہے۔ مولف کی حقیر سی پونجی تیرے سامنے ہے اور اس کا افکار بصورتِ دلہن تیری طرف رخصت ہے، اگر اس کا ملاپ کسی اچھے کفو (ہم سر اور ہم رتبہ) سے ہو گیا تو وہ اس کو اچھی طرح سے بسائے گا یا پھر بھلائی کے ساتھ اس کو چھوڑ دے گا۔ ان دو باتوں میں سے تو ایک بات ضرور پائے گا اور اگر اس کے علاوہ کچھ اور ہوا تو پھر اللہ تعالیٰ ہی ہماری مدد فرمائے اور جو کچھ بھی درست اور صحیح ہے وہ یکتا و منان کی طرف سے ہے اور جو کچھ غلط ہے وہ مجھ سے اور شیطان کی طرف سے ہے۔ اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول ﷺ اس سے بری ہیں۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی سے دعا ہے کہ وہ خالصتاً اس کو اپنی رضا مندی کے لیے ٹھہرائے، اس کے مولف، قاری، کاتب اور اس کی نشر و اشاعت میں مدد کرنے والے کو دائمی نعمتوں والی جنتوں کے قریب فرمائے، اس کو ہمارے لیے حجت بنائے، ہمارے خلاف حجت نہ بنائے اور جن جن تک یہ پہنچے ان کو اس سے نفع عطا فرمائے، بے شک وہ بہترین قبول کرنے والا اور جس سے بھی امید باندھی جائے، ان تمام سے زیادہ عطا فرمانے والا ہے، وہی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔

خالد بن عبد الرحمان بن حمد الشایع

۱۴۱۳/۶/۳ھ

ص۔ب: 24275۔ الریاض: 47511

Marfat.com

باب 1

روح نکالنے کے وقت اور قبروں میں لوگوں کا حال

ان احوال کا مکمل بیان حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی حدیث میں مفصل ذکر ہوا ہے اور اس حدیث میں برزخ (مرنے کے بعد سے لے کر قیامت کا زمانہ) کا مرحلہ بیان ہوا ہے، جس سے ہر ایک کو گزرنا ہے، اس حدیث میں تمام افراد بندۂ مومن، بندۂ کافر یا فاسق سب کو ترتیب سے جمع کر دیا گیا ہے۔

ذیل میں حدیث کا وہی متن پیشِ خدمت ہے جس کو علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "أحكام الجنائز"[1] میں تمام اسانید، روایات اور الفاظ کے ساتھ جمع کیا ہے، جو ان امور کی تفصیل کا خواہش مند ہو، وہ فضیلۃ الشیخ رحمہ اللہ کی مذکورہ کتاب کی طرف مراجعت کرے۔

قارئین کرام! حدیث کا متن پیشِ خدمت ہے:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک انصاری صحابی کے جنازے میں نکلے، جب ہم قبر تک پہنچے تو اس کی لحد (بغلی قبر جو ایک جانب سے کھودی جاتی ہے) کی کھدائی ابھی نہیں ہوئی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ رخ ہو کر بیٹھ گئے، ہم بھی آپ کے اردگرد بیٹھ گئے (ہم یوں ساکت و خاموش تھے) گویا ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں۔

[1] أحكام الجنائز للألباني (ص: ١٩٧-٢٠٢)

Marfat.com

آپ ﷺ نے آسمان کی طرف دیکھنا اور زمین کی طرف دیکھنا شروع کر دیا تین بار آپ نے اپنی نگاہ کو اوپر اٹھایا اور تین بار نیچے جھکایا، پھر فرمایا: ''قبر کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو'' دو یا تین بار یہ فرمایا۔ پھر فرمایا:

بندۂ مومن جب دنیا سے انقطاع اور آخرت کی طرف آمد میں ہوتا ہے تو اس کی طرف سفید چہرے والے فرشتے اترتے ہیں ان کے چہرے سورج کی طرح روشن ہوتے ہیں، ان کے پاس جنت کے کفنوں میں سے کفن اور جنت کے حنوط (ایک خوشبو جو مُردوں کے جسم اور کفنوں پر لگائی جاتی ہے) میں سے حنوط ہوتا ہے۔ وہ (فرشتے) تاحدِ نظر اس کے پاس بیٹھ جاتے ہیں، پھر ملک الموت[1] آتا ہے، پھر اس (مرنے والے) کے سر کے پاس ہو کر بیٹھتا اور کہتا ہے: ''اے پاک روح!'' ایک روایت میں ہے: ''اطمینان والی روح! اللہ کی مغفرت اور خوشنودی کی طرف نکل۔''

فرمایا: روح اس طرح بہتی ہوئی نکلتی ہے جیسے قطرہ مشکیزے سے بہتا ہوا نکلتا ہے تو وہ ملک الموت اس کو پکڑ لیتا ہے۔ ایک روایت میں ہے: جب اس کی روح نکل جاتی ہے تو آسمان و زمین کے درمیان اور آسمان کے اندر موجود ہر فرشتہ اس پر درود پڑھتا ہے اور آسمان کے دروازے اس کے لیے کھول دیے جاتے ہیں۔ ہر دروازے والا (فرشتہ) اللہ تعالیٰ سے یہی دعا کرتا ہے کہ اس کی روح کو ان کی سمت سے اوپر لے جایا جائے۔ جس وقت وہ (ملک الموت) اس (روح) کو پکڑ لیتا ہے تو وہ (فرشتے) ایک لحظے کے لیے بھی اس (روح) کو اس

[1] شیخ البانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ کتاب و سنت میں اس کا یہی نام (ملک الموت) آیا اور اس کو عزرائیل کہنے کی کتاب و سنت میں کوئی دلیل نہیں ہے۔ لوگوں کے ہاں یہی مشہور ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ اسرائیلی روایات سے لیا گیا ہو۔

Marfat.com

کے ہاتھ میں نہیں چھوڑتے، فوراً اس کو پکڑ کر اس (جنت) کے کفن میں اور اس (جنت) کے حنوط میں ڈال دیتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ﴾ [الأنعام: ٦١]

''اس کی روح ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے قبض کر لیتے ہیں اور وہ ذرا کوتاہی نہیں کرتے۔''

اس (روح) سے نکلنے والا جھونکا روئے زمین پر پائی جانے والی کستوری کی مہک سے زیادہ خوشبودار ہوتا ہے۔

فرمایا: وہ (فرشتے) اس (روح) کو اوپر لے جائیں گے اور فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے بھی ان کا گزر ہوگا وہ کہیں گے: یہ پاک روح کس کی ہے؟ تو دنیا میں اس (روح والے) کے جتنے بھی نام تھے، لے کر کہیں گے: فلاں بن فلاں ہے، جب وہ (فرشتے) آسمانِ دنیا تک پہنچیں گے اور اس (روح) کے لیے دروازہ کھلوائیں گے تو ان کے لیے دروازہ کھول دیا جائے گا۔ ہر آسمان کے مقرب (بارگاہِ الٰہی کے چنیدہ و خواص) فرشتے اس (روح) کو اگلے آسمان تک رخصت کرنے کے لیے ساتھ جاتے ہیں، جب وہ (روح) ساتویں آسمان تک پہنچے گی تو ارشادِ باری تعالیٰ ہوگا میرے بندے کا اعمال نامہ علیین میں لکھ دو:

﴿وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ۝ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ﴾ [المطففين: ١٩-٢١]

''تجھے کیا پتا کہ علیین کیا ہے؟ (وہ تو) لکھی ہوئی کتاب ہے، مقرب (فرشتے) اس کا مشاہدہ کرتے ہیں۔''

اس روح، کا اعمال نامہ علیین میں لکھ دیا جاتا ہے، پھر ارشاد ہوتا ہے کہ

Marfat.com

اس (روح) کو زمین کی طرف لوٹا دو، میرا ان سے وعدہ ہوا تھا کہ میں نے اس کو اسی (زمین) سے پیدا کیا اور اور اسی میں لوٹا دوں گا، پھر اسی سے ان کو دوبارہ نکال کر کھڑا کروں گا۔

فرمایا: اس (روح) کو زمین کی طرف لوٹا دیا جاتا ہے اور وہ (روح) اپنے جسم میں واپس لوٹ آتی ہے۔

فرمایا: (دفنانے کے بعد) جب اس (قبر والے) کے عزیز و اقارب واپس ہوتے ہیں تو وہ (قبر والا) ان کے جوتوں کی آہٹ کو سنتا ہے، اس (قبر والے) کے پاس دو سخت ڈانٹنے والے فرشتے آتے ہیں اور اس کو ڈانٹ ڈپٹ کرتے ہیں، پھر اس کو بٹھا کر اس سے سوال کرتے ہیں: تیرا پروردگار کون ہے؟ وہ (قبر والا) (جواب میں) کہتا ہے: میرا پروردگار اللہ ہے۔ پھر کہتے ہیں: تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا دین اسلام ہے، پھر کہتے ہیں: یہ آدمی کون ہے، جس کو تم میں مبعوث کیا گیا ہے؟ وہ کہتا ہے: وہ (آدمی) اللہ کا رسول ﷺ ہے۔ پھر کہتے ہیں: تیرا عمل کیسا تھا؟ وہ کہتا ہے: میں نے اللہ کی کتاب کو پڑھا، اس پر عمل کیا اور اس کی تصدیق کی، پھر وہ (فرشتہ) اس (قبر والے) کو ڈانٹے گا اور کہے گا: تیرا پروردگار کون؟ تیرا نبی کون؟ یہ آخری آزمائش ہوگی، جس میں مومن کو ڈالا جائے گا اور یہی وقت ہے جب ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے:

﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا﴾

[إبراهيم: ٢٨]

”ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ پکی بات کے ساتھ مضبوط رکھتا ہے، دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی۔“

Marfat.com

وہ (قبر والا) کہتا ہے: میرا پروردگار اللہ ہے، میرا دین اسلام ہے اور میرا نبی محمد ﷺ ہے۔ آسمان سے منادی آواز دیتا ہے: میرے بندے نے سچ بولا ہے، اس کے لیے جنتی بستر بچھا دو، جنت کی طرف اس کے لیے دروازے کھول دو۔

فرمایا: اس (قبر والے) کے پاس اس (جنت) کی ہوا اور خوش بو آتی ہے اور تا حدِ نگاہ اس کے لیے اس کی قبر کشادہ کر دی جاتی ہے۔

فرمایا: اس (قبر والے) کے پاس حسین چہرے والا، خوب صورت لباس والا اور پاکیزہ بو والا انسان آتا ہے۔ ایک روایت میں ہے: انسان کا ہم شکل اس (قبر والے) کے لیے بنا دیا جاتا ہے، وہ (انسان) اس (قبر والے) سے کہتا ہے: خوش ہو جا اس چیز سے جو تجھ کو مسرور کرے، اللہ تعالیٰ کی خوش نودی اور دائمی نعمتوں والی جنتوں کی بشارت قبول کر، یہی تیرے لیے وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ ہوا تھا، وہ (قبر والا) اس سے کہے گا: اللہ تعالیٰ تجھے بھلائی کی بشارت دے۔ تو کون ہے؟ تیرا چہرہ تو ایسا چہرہ ہے جو خیر ہی کو لاتا ہے، وہ کہتا ہے: میں تیرا نیک عمل ہوں اور اللہ کی قسم! میں تیرے متعلق کچھ نہیں جانتا سوائے اس کے کہ تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں چست تر اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں سست تر تھا، سو اللہ تعالیٰ تجھے اچھا صلہ عطا فرمائے۔

پھر اس (قبر والے) کے لیے ایک دروزاہ جنت سے اور ایک دروازہ جہنم سے کھولا جاتا ہے اور (اس سے) کہا جاتا ہے کہ اگر تو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا تو تیرا ٹھکانا یہ (جہنم) ہوتا، اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے اس (جہنم) کو اس (جنت) سے بدل دیا، وہ (قبر والا) جو کچھ جنت میں ہے اس کو دیکھے گا تو کہے گا: اے پروردگار! جلدی سے قیامت قائم کر دے، تاکہ میں اپنے اہل وعیال

۱۴۱۴۳۱

Marfat.com

اور مال و متاع کی طرف لوٹ سکوں، اس سے کہا جائے گا: ٹھہر جا۔

فرمایا: بندۂ کافر! ایک روایت ہے: فاسق جب دنیا سے جا رہا ہوتا ہے اور آخرت کی طرف آ رہا ہوتا ہے تو اس کی طرف سخت دل اور سیاہ چہروں والے فرشتے اترتے ہیں جن کے پاس جہنمی ٹاٹ ہوتے ہیں، وہ تا حدِ نظر اس کے پاس بیٹھ جاتے ہیں۔

پھر ملک الموت آتا ہے اور اس (مرنے والے) کے سر کے پاس ہو کر بیٹھ جاتا ہے، کہتا ہے: اے خبیث روح! اللہ جل جلالہ کی ناراضی اور غضب کی طرف نکل پڑو۔

فرمایا: وہ (روح) اس (مرنے والے) کے جسم میں منتشر ہو جاتی (چھپتی) ہے، وہ (ملک الموت) اس (روح) کو اس طرح کھینچ کر نکالتا ہے، جس طرح بہت سی شاخوں والی سیخ (لوہے کی سلاخ) بھیگی ہوئی اون سے نکالی جائے تو رگیں اور پٹھے اس کے ساتھ کٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہیں، زمین و آسمان میں موجود ہر فرشتہ اور آسمان کے اندر ہر فرشتہ اس (روح) پر لعنت بھیجتا ہے، آسمان کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں، ہر دروازے والا (فرشتہ) اللہ تعالیٰ سے یہی دعا کرتا ہے کہ اس کی سمت سے اس روح کو اوپر نہ لے جایا جائے، وہ (ملک الموت) اس (روح) کو پکڑ لیتا ہے اور جب وہ اس کو پکڑتا ہے تو وہ (موجود فرشتے) ایک لحظے کے لیے بھی اس (روح) کو اس کے ہاتھ سے نہیں چھوڑتے، فوراً ان (جہنمی) ٹاٹوں میں اس کو ڈال دیتے ہیں، اس (روح) سے اٹھنے والا تعفن روئے زمین پر پائے جانے والی مردار سرانڈ سے بھی زیادہ بدبودار ہوتا ہے، وہ (فرشتے) اس (روح) کو اوپر لے کر جاتے ہیں، ان

Marfat.com

کا گزر فرشتوں کی جس جماعت سے ہوتا ہے وہ کہتے ہیں: یہ خبیث روح کس کی ہے؟ دنیا میں اس (روح والے) کے جتنے بھی نام پکارے جاتے تھے وہ (فرشتے) ان ناموں میں سے اس کا براترین نام لے کر کہیں گے: فلاں بن فلاں ہے، جب آسمانِ دنیا تک اس (روح) کے لیے دروازہ کھولنے کے لیے کہا جائے گا تو اس کے لیے دروازہ نہیں کھولا جائے گا، پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ﴾ [الأعراف: ٤٠]

''ان کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے اور وہ لوگ جنت میں نہیں جائیں گے، جب تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے کے اندر نہ چلا جائے۔''

اللہ فرماتے ہیں: اس کے اعمال نامے کو سب سے نچلی زمین میں سجین کے اندر لکھ دو، پھر کہا جائے گا: میرے بندے کو زمین کی طرف لوٹا دو، میرا ان سے وعدہ تھا کہ میں نے ان کو اسی (زمین) سے پیدا کیا، اسی میں ان کو لوٹا دوں گا اور پھر اسی سے دوبارہ ان کو نکال کھڑا کروں گا، تو آسمان سے اس کی روح کو پھینک دیا جاتا ہے اور وہ اس کے جسم پر گرتی ہے، پھر آپ ﷺ نے پڑھا:

﴿وَ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ﴾ [الحج: ٣١]

''سنو! اللہ کے ساتھ شرک کرنے والا گویا آسمان سے گر پڑا، اب یا تو اسے پرندے اچک لے جائیں گے یا ہوا کسی دور دراز کی جگہ پر

Marfat.com

چھینک دے گی اور اس کی روح اس کی جسم میں لوٹا دی جاتی ہے۔''

فرمایا: (دفنانے کے بعد) جب اس کے عزیز و اقارب اس سے واپس ہوتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آہٹ کو سنتا ہے، اس کے پاس دو سخت ڈانٹنے والے فرشتے آتے ہیں اور اس (قبر والے) کو ڈانٹ ڈپٹ کرتے ہیں، پھر اس کو بٹھا کر اس سے سوال کرتے ہیں: تیرا پروردگار کون ہے؟ وہ (جواب میں) کہتا ہے: ہائے افسوس! ہائے افسوس! میں نہیں جانتا۔ وہ کہتے ہیں: تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے: ہائے افسوس! ہائے افسوس! میں نہیں جانتا۔ وہ کہتے ہیں: اس آدمی کے متعلق تم کیا کہتے ہو جو تم میں مبعوث کیا گیا؟ وہ (قبر والا) اس (آدمی) کے نام کی طرف ہدایت نہیں پائے گا، تو کہا جائے گا: (اس کو بتایا جائے گا) محمد ﷺ، وہ کہے گا: ہائے افسوس! ہائے افسوس! میں نہیں جانتا۔ میں نے لوگوں کو سنا تھا وہ یہ کہتے تھے۔

فرمایا: (اس قبر والے سے) کہا جائے گا: نہ تو نے معلوم کیا اور نہ ہی تو نے پڑھا۔ آسمان سے منادی آواز دے گا: اس نے جھوٹ بولا ہے، اس کے لیے جہنمی بستر بچھا دو، جہنم کی طرف اس کے لیے دروازہ کھول دو، اس (جہنم) کی گرمی اور ہوا اس (قبر والے) کو آئے گی، اس کی قبر اس پر اتنی تنگ کر دی جائے گی کہ اس کی ایک طرف کی پسلیاں دوسری طرف کی پسلیوں سے خلط ملط ہو جائیں گی۔

اس (قبر والے) کے پاس ایک بدصورت برے لباس والا اور گندی بو والا انسان آئے گا۔ ایک روایت میں ہے: انسان کا ہم شکل اس (قبر والے) کے لیے بنا دیا جائے گا۔ (جو مذکورہ اوصاف خبیثہ کا حامل ہو گا) وہ اس (انسان) سے کہے گا: بشارت قبول کر اس کی جو تجھے بری لگے، یہی تیرے لیے

Marfat.com

وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ ہوا تھا، وہ کہے گا: اللہ تعالیٰ تجھے بھی بری بشارت دے۔ تو کون ہے؟ تیرا چہرہ تو ایسا چہرہ ہے جو برائی ہی لاتا ہے، وہ کہے گا: میں تیرا خبیث عمل ہوں اور اللہ کی قسم! میں تیرے متعلق کچھ نہیں جانتا سوائے اس کے کہ تو اللہ کی اطاعت میں سست تر اور اللہ کی نافرمانی میں چست تر تھا، اب اللہ تعالیٰ تجھے برا صلہ دے۔

پھر اس (قبر والے) کے لیے ایک اندھا بہرا اور گونگا فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے، جس کے ہاتھ میں گرز (لوہے کا ہتھوڑا) ہوتا ہے، اگر وہ پہاڑ پر ماردی جائے تو وہ مٹی بن جائے، وہ اس (قبر والے) کو ایک ضرب لگاتا ہے تو وہ مٹی بن جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو پھر دوبارہ اس طرح لوٹا دیتا ہے جیسے وہ پہلے تھا، وہ اس کو دوسری ضرب لگاتا ہے تو وہ اتنے زور سے چیختا ہے جس کو جنات اور انسانوں کے علاوہ ہر چیز سنتی ہے، پھر اس کے لیے جہنم سے ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور جہنم میں سے ایک بستر بچھا دیا جاتا ہے، وہ (قبر والا) کہتا ہے: اے پروردگار قیامت قائم نہ کر۔[1]

---

[1] یہ صحیح حدیث ہے، جسے ائمہ کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس حدیث کی کئی اسانید اور الفاظ پر متنبہ کرنے کے ساتھ ساتھ ضمناً کئی فوائد کا ذکر بھی کیا ہے۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے بھی اس حدیث کو ذکر کیا ہے اور اس کی کئی اسانید اور الفاظ کو اپنی تفسیر میں ذکر کیا ہے۔ دیکھیں: أحکام الجنائز للألباني (ص: ۲۰۲) تفسیر ابن کثیر (۲/۱۳۱) فتح الباري (۳/۲۳٤، ۲٤۰)

Marfat.com

باب 2

موت کے بعد کافروں کا حال

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ جب کافروں پر موت کا وقت آ جاتا ہے تو ان کافروں کو انتہائی شدید ہولناکیوں اور سخت بری تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ لَوْ تَرٰۤى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ بَاسِطُوْۤا اَیْدِیْهِمْ اَخْرِجُوْۤا اَنْفُسَكُمْ اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَیْرَ الْحَقِّ وَ كُنْتُمْ عَنْ اٰیٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ﴾ [الأنعام: ۹۳]

''اور اگر آپ اس وقت دیکھیں جب کہ یہ ظالم لوگ موت کی سختیوں میں ہوں گے اور فرشتے اپنے ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے کہ ہاں اپنی جانیں نکالو۔ آج تم کو ذلت کی سزا دی جائے گی اس سبب سے کہ تم اللہ تعالیٰ کے ذمے جھوٹی باتیں لگاتے تھے اور تم اللہ تعالیٰ کی آیات سے تکبر کرتے تھے۔''

علامہ عبدالرحمان سعدی رحمہ اللہ [1] اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں:

''(اور اگر آپ اس وقت دیکھیں جب کہ یہ ظالم لوگ موت کی

[1] سعودی عرب کے علاقے قصیم کے ایک نہایت جلیل القدر عالم۔

Marfat.com

سختیوں میں ہوں گے) یعنی موت کی شدید ترین، خوف ناک ہولناکیوں اور بری تکلیفوں میں ہوں گے کہ آپ ایسی دہشت ناک حالت میں پائیں گے جس کا منظر کوئی منظر کشی کرنے والا بھی بیان کرنے کی طاقت و قدرت نہیں رکھتا۔

"(اور فرشتے اپنے ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے) یعنی ان ظالموں کی طرف جن کی موت کا وقت آچکا ہے، اپنے ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے۔ مارنے پیٹنے اور عذاب دینے کے لیے جب ان کافروں کی روحیں جھگڑا کریں گے اور خوف کی ماری سہمی ہوئی نکلنے سے انکار کر دیں گی تو فرشتے ان سے کہیں گے: (ہاں اپنی جانیں نکالو آج تم کو ذلت کی سزا دی جائے گی) یعنی ایسی شدید سزا جو تم کو ذلیل و خوار کر دے گی، جیسا عمل ویسی سزا۔

"بلاشبہ یہ عذاب (اس سبب سے کہ تم اللہ تعالیٰ کے ذمے جھوٹی باتیں لگاتے تھے) یعنی تم اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولنے اور اس کے رسولوں کے لائے ہوئے حق کو رد کر دیتے تھے۔

"(اور تم اللہ تعالیٰ کی آیات سے تکبر کرتے تھے) یعنی ان آیات کی بجا آوری اور ان آیات میں موجود احکام کے سامنے سرِ تسلیم خم ہونے سے اپنے آپ کو بالاتر سمجھتے تھے۔

"اس آیت سے ثابت ہو رہا ہے کہ برزخ میں عذاب بھی ہوتا ہے اور نعمتیں بھی ملتی ہیں۔ عذابِ قبر برحق ہے، کیوں کہ آیت میں مخاطب بھی ان ظالموں کو ہی کیا ہے اور عذاب کی نسبت بھی ان ہی

Marfat.com

کی طرف ہے۔ یہ عذاب اس وقت شروع ہوتا ہے جب موت قریب ہوتی ہے، موت سے کچھ دیر پہلے بھی ہوتا ہے اور موت کے بعد بھی۔ یہ بھی اس آیت سے ثابت ہو رہا ہے کہ روح ایک جسمانی چیز ہے جو انسان کے جسم میں داخل ہوتی ہے اور اس سے نکلتی ہے۔ روح سے بات چیت ہوتی ہے اور وہ جسم میں ٹھہرتی ہے، پھر اس سے جدا ہو جاتی ہے تو یہ کافر لوگوں کا حال برزخ کے اندر ہے۔[1]

نیز ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ لَوْ تَرٰۤی اِذْ یَتَوَفَّی الَّذِیْنَ کَفَرُوا الْمَلٰٓئِکَةُ یَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَ اَدْبَارَهُمْ وَ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ﴾ [الأنفال: ۵۰]

''کاش! تو دیکھتا جب کہ فرشتے کافروں کی روح قبض کرتے، پس ان کے منہ اور سینوں پر مار مارتے ہیں (اور کہتے ہیں) تم جلنے کا عذاب چکھو۔''

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے ثابت شدہ حدیث میں ہے:

''جب کافر پر موت کا وقت آ جاتا ہے تو اس کے پاس ملک الموت آتا ہے اور سخت دل سیاہ چہرے والے فرشتے اس کے ساتھ ہوتے ہیں، کافر کی روح سے کہا جاتا ہے: اے خبیث جان! گرم ہوا اور جلا دینے والے سائے کی طرف نکل۔ تو روح اس کے جسم میں منتشر ہو جاتی (چھپتی) ہے، تو فرشتے روح کو اس طرح نکالتے ہیں جس طرح سیخ کو بھیگی ہوئی اون سے نکالا جائے تو سیخ کے ساتھ

[1] تیسیر الکریم الرحمٰن في تفسیر کلام المنان (۲/۴۵)

Marfat.com

رگیں اور پٹھے نکل آتے ہیں۔

قیامت کے دن ذلت ورسوائی اور خوف:

کافر لوگوں کا حال قبروں سے نکالے جانے کے وقت بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ ۝ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ﴾ [المعارج: ٤٣، ٤٤]

''جس دن یہ قبروں سے دوڑتے ہوئے نکلیں گے، گویا وہ کسی جگہ کی طرف تیز تیز جا رہے ہیں۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی، ان پر ذلت چھا رہی ہوگی، یہ ہے وہ دن جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا۔''

قبروں سے تیزی کے ساتھ نکلیں گے، آواز دینے والے کے حکم کو مانتے ہوئے اس کی پکار کی طرف دوڑیں گے (گویا کسی گاڑے ہوئے جھنڈے کی طرف تیز تیز جا رہے ہیں) یعنی گویا ان کا ارادہ اور مقصد جھنڈے تک پہنچنا ہے، اس طرح ان کے لیے ممکن ہی نہیں ہوگا کہ بلانے والے کی نافرمانی کر سکیں یا اس کی آواز کو آیندہ پر ڈال دیں، بلکہ ذلیل اور مقہور ہو کر رب العالمین کے سامنے پیش ہوں گے۔

(ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی، ان پر ذلت چھا رہی ہوگی) اس کا سبب یہ ہوگا کہ ان کے دل اور کلیجے ذلت اور بے قراری کی لپیٹ میں ہوں گے، اب ان کی آنکھوں میں خوف ہوگا، بے حس و حرکت ہوں گے اور ان کی آوازیں ناپید ہو جائیں گی۔

Marfat.com

یہ حال اور یہ انجام وہ (دن ہے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا تھا) اور اللہ تعالیٰ کے وعدے کی تکمیل سے مفر ممکن ہی نہیں۔

غور کیجیے! اس عظیم صورتِ حال والے دن اس کے خوف کا اندازہ کہاں تک ہوسکتا ہے؟ جس کے قابو میں لوگوں کی جانیں ہوں گی۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ﴾ [المؤمن: ۱۸]

''اور انھیں بہت ہی قریب آنے والی (قیامت سے) آگاہ کر دیجیے جب کہ دل حلق تک پہنچ جائیں گے اور سب خاموش ہوں گے، ظالموں کا نہ کوئی دلی دوست ہو گا نہ سفارشی کہ جس کی بات مانی جائے۔''

﴿يَوْمَ الْاٰزِفَةِ﴾ روزِ قیامت کے ناموں میں سے ایک نام ہے اور یہ نام روزِ قیامت کے قریب ہونے کی وجہ سے ہے۔

''آزفۃ'' کے معنی ہے قریب آنے والی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ۞ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ﴾

[النجم: ۵۷، ۵۸]

''آنے والی گھڑی قریب آ گئی۔ اللہ کے سوا اس (وقت معین پر کھول) دکھانے والا اور کوئی نہیں۔''

(جب دل حلق تک پہنچ جائیں گے اور سب خاموش ہوں گے) یعنی اس قدر خوف و ہراس ہو گا کہ دل حلق میں اٹک جائیں گے نہ باہر نکل سکیں گے نہ

Marfat.com

اپنی جگہ پر واپس آ سکیں گے، یعنی خوف کی وجہ سے دل اپنی جگہ سے ہٹ جائیں گے۔ ﴿كٰظِمِيْنَ﴾ کا معنی ہے خاموش ہوں گے، باری تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کوئی بات نہیں کرے گا۔ ﴿كٰظِمِيْنَ﴾ کا معنی رونے والے بھی کیا گیا ہے۔[1]

کافر لوگوں کو طوق اور زنجیروں میں جکڑ کر قیدیوں کی طرح لایا جائے گا۔ ان کے لباس گندھک (گندھک آگ سے فوراً بھڑک اٹھتی ہے) کے ہوں گے اور آگ ان کے چہروں پر چڑھی ہوئی ہوگی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَ السَّمٰوٰتُ وَ بَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝ وَ تَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ۝ سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّ تَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ﴾

[إبراهيم: ٤٨-٥٠]

''جس دن زمین اس زمین کے سوا اور ہی بدل دی جائے گی اور آسمان بھی اور سب کے سب اللہ واحد غلبے والے کے روبرو ہوں گے۔ آپ اس دن گناہ گاروں کو دیکھیں گے کہ زنجیروں میں ملے جلے ایک جگہ کھڑے ہوں گے۔ ان کے لباس گندھک کے ہوں گے اور آگ ان کے چہروں پر بھی چڑھی ہوئی ہوگی۔''

اس عظیم دن میں، جہاں زمین اس زمین کے سوا ایک اور زمین سے بدل دی جائے گی اور یہ تبدیلی اوصاف اور صفات کے لحاظ سے ہوگی، زمین یہی ہوگی۔ جیسے صحیحین میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[1] تفسیر ابن کثیر (٧٥/٤)

Marfat.com

''قیامت والے دن لوگ سفید بھوری (سرخی مائل) زمین پر اکٹھے ہوں گے، جو میدے کی روٹی کی طرح ہو گی۔ اس میں کسی کا کوئی جھنڈا (یا علامتی نشان) نہیں ہو گا۔ اس دن لوگ پل (پل صراط) پر ہوں گے۔''[1]

صحیح مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں:

''لوگوں میں سب سے پہلے اس آیت: ﴿یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ﴾ کے متعلق میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! تو پھر لوگ اس دن کہاں ہو گے؟ فرمایا: پل (صراط) پر۔''[2]

مجرم لوگ، ان کے جرائم میں کفر اور فساد جیسے کبیرہ گناہ شامل ہوں گے، اسی عظیم دن یہ مجرم لوگ اس حالت میں نظر آئیں گے کہ بعض کو بعض کے ساتھ ملا جلا دیا جائے گا، یعنی ہر مجرم کو اس کے ہم نوا مجرم کے ساتھ یا جرم کی نوعیت میں مشترک مجرموں کو مثلاً: زانیوں کو زانیوں کے ساتھ، سود خوروں کو سود خوروں کے ساتھ اور شرابیوں کو شرابیوں کے ساتھ، یہ مجرم لوگ ہاتھ اور پاؤں گردن کے ساتھ ملا کر بیڑیوں میں جکڑے ہوئے نظر آئیں گے۔ ''اصفاد'' طوق اور زنجیر کی بیڑیوں کو کہتے ہیں۔[3]

باقی رہا ان مجرم لوگوں کا لباس تو ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿سَرَابِیْلُھُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ﴾ [ابراهيم: ٥٠]

① صحيح البخاري، رقم الحديث (٦٥٢١) صحيح مسلم، رقم الحديث (٢٧٩٠)

② صحيح مسلم، رقم الحديث (٢٧٩١)

③ تفسير طبري (١٣/٢٥٤) تفسير ابن كثير (٢/٥٤٣۔٥٤٤)

Marfat.com

''ان کے کرتے گندھک کے ہوں گے۔''

''ان کا لباس جو وہ پہنے ہوں گے وہ گندھک کا ہو گا۔ گندھک خارش زدہ اونٹوں کو دی جاتی ہے، تاکہ ان کی خارش دور ہو۔ آگ اس سے فوراً بھڑک اٹھتی ہے، بعض نے قطران کا معنی گرم شدہ یا پگھلا ہوا سیسہ (تانبا، سکہ) کیا ہے۔''①

''اور آگ ان کے چہروں پر بھی چڑھی ہوئی ہو گی'' یعنی ان کو جلا رہی ہو گی۔②

کافر لوگ اندھے، بہرے اور گونگے جہنم کی طرف گھسیٹتے ہوئے اور منہ کے بل چلوا کر لے جائے جائیں گے۔ اس کی دلیل یہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ نَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّ بُكْمًا وَّ صُمًّا مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا﴾ [بني إسرائيل: ٩٧]

''ایسے لوگوں کا ہم بروزِ قیامت اوندھے منہ حشر کریں گے دراں حال یہ کہ وہ اندھے گونگے اور بہرے ہوں گے، ان کا ٹھکانا جہنم ہو گا۔ جب کبھی وہ بجھنے لگے گی، ہم ان پر اسے اور بھڑکا دیں گے۔''

صحیحین میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کافر کا حشر منہ کے بل کس طرح ہو گا؟ فرمایا: جس اللہ نے دنیا میں اس کو پیروں پر چلنے کی قوت عطا کی ہے، کیا وہ قادر نہیں کہ اس کو قیامت کے دن منہ کے بل چلا دے۔ قتادہ (حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے

① تفسیر الإمام ابن کثیر (٢/٥٤٥)

② تفسیر الإمام طبري (١٣/٢٥٧)

Marfat.com

والے) کہتے ہیں: ہمارے پروردگار کی عزت کی قسم! کیوں نہیں (وہ قادر ہے)۔''[1]

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿عُمْيًا﴾) اندھے ﴿وَ بُكْمًا﴾ گونگے ﴿وَ صُمًّا﴾ بہرے، کافر لوگ جس طرح دنیا میں حق کے معاملے میں اندھے بہرے اور گونگے بنے رہے، حشر میں بطورِ جزا اندھے بہرے اور گونگے ہوں گے، جب کہ اس وقت وہ آنکھ کان اور زبان کے انتہائی محتاج ہوں گے، یہ سزا ہر حال میں نہیں ہوگی، کبھی ہوگی اور کبھی نہیں ہوگی اور کافر لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہوگا، جب کبھی جہنم بجھنے لگے گی تو اس کی آگ اور شعلوں کو اور زیادہ کر دیا جائے گا۔[2]

کافر لوگوں کے متعلق ایک اور جگہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ۞ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ﴾ [القمر: ٤٧، ٤٨]

''بے شک گناہ گار گمراہی میں اور عذاب میں ہیں، جس دن وہ اپنے منہ کے بل آگ میں گھسیٹے جائیں گے (اور ان سے کہا جائے گا) دوزخ کی آگ لگنے کا مزہ چکھو۔''

کافر لوگ اپنے حشر کے اس حال میں شدید پیاسے ہوں گے، ان پر اس دن کی سخت گرمی مستزاد ہوگی، جیسے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ نَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا﴾ [مریم: ٨٦]

''اور ہم گناہ گاروں کو سخت پیاس کی حالت میں جہنم کی طرف ہانک

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث (٦٥٢٣) صحيح مسلم، رقم الحديث (٢٨٠٦)

[2] تفسير ابن كثير (٣/٦٥)

Marfat.com

کر لے جائیں گے۔"

یعنی پانی کے خواہش مند تمام حالات میں سے یہ بدترین حالت ہے کہ کافر لوگوں کو جہنم جو جیلوں میں سب سے بری جیل اور سزاؤں میں سب سے بری سزا، کی طرف پیاس اور تھکاوٹ سے چور حالت میں ذلت وحقارت سے ہانکتے ہوئے لے جایا جائے گا، اگر مدد کی درخواست کریں تو امداد نہ کی جائے، اگر پکاریں تو پکار نہ سنی جائے اور اگر کسی کو سفارشی بنانا چاہیں تو وہ ان کی سفارش نہ کرے۔ تمام حالات میں سے یہ سب سے بدترین حالت ہے اور یہ حالت صرف کافر لوگوں کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے محفوظ رکھے۔[1]

کفار کا آپس میں جھگڑنا اور ایک دوسرے پر لعنت کرنا:

اللہ کے دشمن کافر، جس وقت ان کے لیے تیار کردہ اللہ تعالیٰ کا عذاب اور اس عذاب کی ہولناکیاں دیکھیں گے تو ان کی محبت دشمنی میں بدل جائے گی اور ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں گے، آپس میں جھگڑا کریں گے اور لعن طعن کرنی شروع کردیں گے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ بَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ﴾ [ابراهيم: ٢١]

"سب کے سب اللہ کے سامنے روبرو کھڑے ہوں گے، اس وقت کمزور لوگ بڑائی والوں سے کہیں گے کہ ہم تو تمھارے فرماں بردار

[1] تفسير العلامة الشيخ ابن سعدي (٣/ ٢٢٠)

Marfat.com

تھے تو کیا تم اللہ کے عذابوں میں سے کچھ عذاب ہم سے دور کر سکتے ہو؟ وہ جواب دیں گے کہ اگر اللہ ہمیں ہدایت دیتا تو ہم ضرور راہنمائی کرتے، اب ہم پر بے قراری کرنا اور صبر کرنا دونوں ہی برابر ہے، ہمارے لیے چھٹکارا نہیں۔''

نیز ارشاد فرمایا:

﴿وَاِذْ یَتَحَآجُّوْنَ فِی النَّارِ فَیَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِیْنَ اسْتَکْبَرُوْٓا اِنَّا کُنَّا لَکُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِیْبًا مِّنَ النَّارِ ۝ قَالَ الَّذِیْنَ اسْتَکْبَرُوْٓا اِنَّا کُلٌّ فِیْهَآ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَکَمَ بَیْنَ الْعِبَادِ﴾ [المؤمن: ٤٧، ٤٨]

''اور جب کہ دوزخ میں ایک دوسرے سے جھگڑیں گے تو کمزور لوگ تکبر والوں سے (جن کے تابع تھے) کہیں گے کہ ہم تو تمھارے پیرو تھے تو کیا تم ہم سے اس آگ کا کوئی حصہ ہٹا سکتے ہو؟ وہ بڑے لوگ جواب دیں گے: ہم تو سب ہی اس آگ میں ہیں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کر چکا ہے۔''

کافر لوگوں کے اس عظیم دن میں متعدد جھگڑے ہوں گے۔ مشرک اپنے جھوٹے خداؤں سے، پیروکار اپنے پیشوایانِ ضلالت و گمراہی سے، مجرم اپنے ہم نوا مجرموں سے جھگڑیں گے اور معاملہ اس وقت انتہائی شدت اختیار کر جائے گا اور جھگڑا اپنے عروج پر پہنچ جائے گا جب انسان سے اس کے اعضا ہی جھگڑنا شروع کر دیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

Marfat.com

﴿وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۝ حَتّٰى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ﴾ [حم السجدة: ١٩۔٢٠]

''اور جس دن اللہ کے دشمن دوزخ کی طرف لائے جائیں گے اور ان (سب) کو جمع کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ جب بالکل جہنم کے پاس آ جائیں گے ان کے خلاف ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کی کھالیں ان کے اعمال کی گواہی دیں گی اور اپنی کھالوں سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف شہادت کیوں دی؟ وہ جواب دیں گی کہ ہمیں اس اللہ نے قوتِ گویائی عطا فرمائی جس نے ہر چیز کو بولنے کی طاقت بخشی ہے، اسی نے تمھیں پہلی مرتبہ پیدا کیا اور اسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں:

''ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے، آپ ہنس پڑے، پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میں کیوں ہنس پڑا؟ ہم نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: بندے کے اپنے رب کو مخاطب کرنے کی وجہ سے (میں ہنس پڑا)، بندہ کہے گا: اے میرے رب! کیا تو نے مجھے ظلم سے پناہ نہیں دی؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کہیں گے: کیوں نہیں۔ بندہ کہے گا: میں اپنے خلاف کسی کی گواہی قبول

Marfat.com

نہیں کروں گا، سوائے اس کے کہ گواہ مجھ ہی سے ہو۔ اللہ تعالیٰ کہیں گے: آج تیرے خلاف تیرے نفس کی گواہی اور لکھنے والے معزز فرشتوں کی گواہی ہی کافی ہے۔ پھر اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کے اعضا سے کہا جائے گا: بولو، تو اس کے اعضا بول کر بتائیں گے۔ پھر بندے سے کلام کی پابندی اٹھا دی جائے گی۔ بندہ اپنے اعضا سے کہے گا: تمھارے لیے دوری اور ہلاکت ہو! تمھاری خاطر تو میں سب کچھ کیا کرتا تھا۔[1]

جب جہنم کافر لوگوں کا مستقل ٹھکانا قرار دی جائے گی تو ان کی آوازیں بلند ہو جائیں گی اور ایک دوسرے پر لعنت کریں گے، پھر بعض بعض کے لیے مزید عذاب کی آرزو کرے گا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿كُلَّمَا دَخَلَتْ أُمَّةٌ لَّعَنَتْ أُخْتَهَا حَتَّىٰ إِذَا ادَّارَكُوا فِيهَا جَمِيعًا قَالَتْ أُخْرَاهُمْ لِأُولَاهُمْ رَبَّنَا هَٰؤُلَاءِ أَضَلُّونَا فَآتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ﴾ [الأعراف: ٣٨]

''جس وقت بھی کوئی جماعت داخل ہو گی اپنی دوسری جماعت کو لعنت کرے گی یہاں تک کہ جب سب اس میں جمع ہو جائیں گے تو پچھلے لوگ پہلے لوگوں کی نسبت کہیں گے کہ ہمارے پروردگار ہم کو ان لوگوں نے گمراہ کیا تھا سو ان کو دوزخ کا عذاب دوگنا دے۔''[2]

کافر لوگوں کا پچھتانا اور شرمندہ ہونا اور آرزو کرنا کہ وہ دنیا کی طرف

---

[1] صحیح مسلم، رقم الحدیث (٩٦٩)

[2] القیامۃ الکبریٰ (ص: ١٢٨) تالیف: د۔ الأشقر.

Marfat.com

لوٹ جائیں یا پھر اللہ تعالیٰ ان کو ہلاک کر دے۔

جب کافر لوگوں کو عذاب، ذلت اور رسوائی نظر آئے گی تو ان کو پچھتاوا اور شرمندگی لگ جائے گی اور پچھتاوا بصورتِ عذاب اتنی کثرت سے ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے اس دن کا نام ہی یومِ حسرت (پچھتاوے کا دن) رکھ دیا۔ ارشاد فرمایا:

﴿وَ اَنۡذِرۡهُمۡ يَوۡمَ الۡحَسۡرَةِ اِذۡ قُضِىَ الۡاَمۡرُ ‌ۘ وَهُمۡ فِىۡ غَفۡلَةٍ وَّ هُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ﴾ [مریم: ۳۹]

''تو انھیں اس رنج و افسوس کے دن کا ڈر سنا دے جب کہ انجام کو پہنچا دیا جائے گا اور یہ لوگ غفلت اور بے ایمانی میں رہ جائیں گے۔''

کافر آدمی کو اپنے رسول کی اتباع نہ کرنے کا اور رسولوں کے دشمنوں کی پیروی کرنے کا پچھتاوا اتنا شدید ہوگا کہ کافر اپنے ہاتھوں کو کاٹنے لگ جائے گا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَيَوۡمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيۡهِ يَقُوۡلُ يٰلَيۡتَنِى اتَّخَذۡتُ مَعَ الرَّسُوۡلِ سَبِيۡلًا ۝ يٰوَيۡلَتٰى لَيۡتَنِىۡ لَمۡ اَتَّخِذۡ فُلَانًا خَلِيۡلًا ۝ لَقَدۡ اَضَلَّنِىۡ عَنِ الذِّكۡرِ بَعۡدَ اِذۡ جَآءَنِىۡ ‌ؕ وَكَانَ الشَّيۡطٰنُ لِلۡاِنۡسَانِ خَذُوۡلًا﴾ [الفرقان: ۲۷۔۲۹]

''اور اس دن ظالم شخص اپنے ہاتھوں کو چبا چبا کر کہے گا: ہائے کاش! میں نے رسول اللہ ﷺ کی راہ اختیار کی ہوتی۔ ہائے افسوس! کاش کہ میں نے فلاں فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا۔ اس نے تو مجھے اس کے بعد گمراہ کر دیا کہ نصیحت میرے پاس آ پہنچی تھی اور شیطان تو انسان کو (وقت پر) دھوکا دینے والا ہے۔''

Marfat.com

کافر لوگوں کو اس دن یقین ہو جائے گا کہ ان کا جرم بالکل معاف نہیں ہو گا اور ان کا عذر بھی قبول نہیں کیا جائے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہو جائیں گے۔ فرمایا:

﴿وَ يَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ﴾ [الروم: ١٢]

''مجرم لوگ دنیا کی طرف لوٹنے کی آرزو کریں گے، تاکہ وہ مومن اور متقی بن کر نیک اعمال کرسکیں۔

نیز فرمایا:

﴿وَ لَوْ تَرٰۤى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَ لَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَ نَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ [الأنعام: ٢٧]

''اور اگر آپ اس وقت دیکھیں جب کہ یہ دوزخ کے پاس کھڑے کیے جائیں گے تو کہیں گے: ہائے کیا اچھی بات ہو کہ ہم پھر واپس بھیج دیے جائیں گے اور اگر ایسا ہو جائے تو ہم اپنے رب کی آیات کو جھوٹا نہ بتلائیں اور ہم ایمان والوں میں سے ہو جائیں۔''

مزید فرمایا:

﴿وَ لَوْ تَرٰۤى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ رَبَّنَاۤ اَبْصَرْنَا وَ سَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ﴾

[السجدة: ١٢]

''کاش! کہ آپ دیکھتے جب کہ گناہ گار لوگ اپنے رب تعالیٰ کے سامنے سر جھکائے ہوئے ہوں گے: اے ہمارے رب! ہم نے دیکھ لیا اور سن لیا، اب تو ہمیں لوٹا دے، ہم نیک اعمال کریں گے ہم

Marfat.com

یقین کرنے والے ہیں۔‘‘

کافر لوگوں کا حال اس دن شدید عذاب اور سزا کی وجہ سے یہاں تک پہنچ جائے گا کہ وہ آرزو کریں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہلاک کر دے اور مٹی بنا دے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَوْمَئِذٍ يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ عَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ﴾ [النساء: ٤٢]

’’جس دن کافر اور رسول کے نافرمان آرزو کریں گے کہ کاش انھیں زمین کے ساتھ ہموار کر دیا جاتا۔‘‘

نیز فرمایا:

﴿وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا﴾ [النبأ: ٤٠]

’’کافر کہے گا: کاش! میں مٹی ہوتا۔‘‘

ایسی قوم کے متعلق تمھاری رائے کیا ہوسکتی ہے جس قوم کی آخری تمنا بھی اپنی موت ہی ہو۔[1]

کافر لوگ ابدی آگ میں ہوں گے، ان کو جہنم سے کبھی نہیں نکالا جائے گا اور جہنم میں ان کو دائمی عذاب ہوگا، کبھی منقطع نہیں ہوگا۔

ابد الآباد (وہ زمانہ جس کی انتہا نہ ہو) آگ میں رہنے والے، جس کے لیے جہنم سے نہ روانگی ہوگی اور نہ ان کو جہنم میں موت ہی آئے گی، یہ سزا فقط کافر، مشرک اور منافق کے لیے ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

1 ﴿وَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ اسْتَكْبَرُوْا عَنْهَاۤ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ

[1] القيامة الكبرىٰ (ص: ١٢٥)

Marfat.com

هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴾ [الأعراف: ٣٦]

''اور جو لوگ ہمارے ان احکام کو جھٹلائیں گے اور ان سے تکبر کریں اور وہ لوگ دوزخ والے ہوں گے وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔''

2 ﴿وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴾ [البقرة: ٣٩]

''اور جو انکار کر کے ہماری آیات کو جھٹلائیں وہ جہنمی ہیں اور ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔''

3 ﴿اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَ لَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا﴾ [النساء: ١٤٥]

''منافق تو یقیناً جہنم کے سب سے نیچے کے طبقے میں جائیں گے، ناممکن ہے کہ تو ان کا کوئی مددگار پالے۔''

جب اہلِ آگ (کافر لوگوں) پر عذاب شدید ہو جائے گا اور کشادگی اور ہر قسم کی اچھائی سے ان کو مایوسی طویل ہو چکی ہو گی جب کہ وہ اس لمبے عرصے کے دوران میں کچھ امید یا فراخی کی آس لگائے مکمل طور پر خاموشی اختیار کرنے کے باوجود کچھ حاصل نہیں ہوا۔ داروغہ جہنم مالک کو بار بار پکاریں گے، جیسے یہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ﴾ [الزخرف: ٧٧]

''اور پکار پکار کر کہیں گے کہ اے مالک تیرا رب ہمارا کام ہی تمام کر دے۔''

یعنی ہمیں موت ہی دے دے تا کہ عذاب سے جان چھوٹ جائے۔ ہم

Marfat.com

تو انتہائی غم کے مارے ہوئے اور سخت عذاب میں مبتلا ہیں کہ اتنی قوتِ برداشت نہیں رہی کہ ہم صبر ہی کر سکیں، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ داروغہ جہنم ایک ہزار سال کے بعد ان کو جواب دے گا: ﴿اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ﴾ یعنی تمھارا قیام اس میں ابدی ہے، تمھیں کبھی اس سے نہیں نکالا جائے گا، تو اس طریقے سے بھی کافر لوگ اپنا مقصد حاصل نہ کر سکے کہ موت ہی آ جائے، تا کہ عذاب سے جان چھوٹ جائے، بلکہ ان کو جو جواب ملا وہ ان کی منشا کے خلاف تھا کہ تمھارا قیام ابدی ہے، جس سے ان کا رنج و غم دگنا ہو گیا۔ [1]

ارشاد ربانی ہے:

﴿يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَ مَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنْهَا وَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ﴾ [المائدة: ٣٧]

"یہ چاہیں گے کہ دوزخ میں سے نکل جائیں لیکن یہ ہرگز اس میں سے نہ نکل سکیں گے، ان کے لیے تو دوامی عذاب ہے۔"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب اہلِ جنت جنت میں اور اہلِ آگ جہنم میں چلے جائیں گے تو موت کو لا کر جنت اور جہنم کے درمیان کھڑا کر دیا جائے گا، پھر اس کو ذبح کر دیا جائے گا اس کے بعد ایک منادی آواز دے گا: اے اہلِ جنت! اب موت نہیں، اہلِ جہنم! اب موت نہیں۔ اس اعلان سے اہلِ جنت کی خوشیوں میں ایک اور خوشی کا اضافہ ہو جائے اور اہلِ جہنم کے دکھوں میں ایک اور دکھ کا اضافہ ہو جائے گا۔" [2]

[1] فتح الباري (٥٦٨/٨) تفسير ابن كثير (٥٣٥/٤) تفسير الشيخ السعدي (٤٥٨/٤)

[2] صحيح البخاري، رقم الحديث (٦٥٤١)

Marfat.com

امام قرطبی مذکورہ بالا حدیث کو کئی ایک اسانید کے ساتھ روایت کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ یہ احادیث صحیح اور ثابت شدہ ہیں اور اہلِ جہنم کے آگ میں ابدی قیام پر نص ہیں۔ یہ آگ کا قیام بغیر کسی محدود حد اور معین مدت کے اور بغیر موت اور حیات کے اور بغیر کسی سکون اور نجات کے دائمی اور سرمدی ہوگا، بلکہ اس سے بھی زیادہ وضاحت کے ساتھ کافر لوگوں کے عذاب کے متعلق باری تعالیٰ نے اپنی کتاب کریم میں جس طرح بیان فرمایا اس کو ملاحظہ کیجیے، فرمایا:

﴿وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا كَذٰلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ﴾

[الفاطر: ٣٦]

''اور جو لوگ کافر ہیں ان کے لیے دوزخ کی آگ ہے نہ تو ان کی قضا آئے گی کہ مر ہی جائیں اور نہ دوزخ کا عذاب ہی ان سے ہلکا کیا جائے گا۔ ہم ہر کافر کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں۔''

نیز فرمایا:

﴿كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا﴾

[النساء: ٥٦]

''جب ان کی کھالیں پک جائیں گی ہم ان کے سوا اور کھالیں بدل دیں گے۔''

مزید فرمایا:

﴿فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ۝ يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَ الْجُلُوْدُ ۝ وَ لَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ۝ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا

Marfat.com

مِنْ غَمٍّ أُعِيْدُوْا فِيْهَا وَ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ﴾

[الحج: ۱۹۔۲۲]

''چنانچہ جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لیے آگ کے کپڑے کاٹے جائیں گے، ان کے سروں کے اوپر سے کھولتا پانی انڈیلا جائے گا، جس سے ان کے پیٹ کی سب چیزیں اور کھالیں گلا دیں جائیں گی اور ان کی سزا کے لیے لوہے کے ہتھوڑے ہیں، یہ جب بھی وہاں کے غم سے نکل بھاگنے کا اردہ کریں گے وہیں لوٹا دیے جائیں گے اور (کہا جائے گا:) جلنے کا مزا چکھو۔''

Marfat.com

باب 3

موت کے بعد گناہ گاروں کا حال

تمہیدی کلمات:

تمام اہلِ سنت کے نزدیک طے شدہ بات ہے کہ اہلِ قبلہ میں سے کسی مسلمان کو اس کے کسی گناہ کی وجہ سے سے کافر قرار دینا جائز نہیں ہے، مگر ایسے شخص کو کافر قرار دیا جائے گا، جس کو قرآن مجید اور سنتِ رسول اللہ ﷺ کافر قرار دے چکے ہوں اور اس شخص پر حجت قائم ہو چکی ہے۔ جبر وتشدد، جہل اور تاویل تمام مسائل میں نہیں، فقط ان مسائل میں جن کے اندر تاویل کرنا جائز ہے جس کی رکاوٹیں اس شخص سے دور ہو چکی ہوں تو ایسے شخص کو کافر قرار دیا جائے گا، بلکہ ایسے شخص کے کفر میں شک کرنا جائز ہی نہیں جس کو اللہ تعالیٰ اور اللہ کے رسول ﷺ کافر قرار دے چکے ہوں جیسے مشرکین یہودی اور عیسائی وغیرہ۔

یہاں پر اس بات کا علم بھی ضروری ہے کہ توحید پرست لوگ، جنھوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک بالکل نہیں کیا ہو گا اور اسلام کے نواقض میں کسی ناقض کا ارتکاب بھی نہیں کیا ہو گا، لیکن انھوں نے گناہ کیے ہوں گے جس قدر وہ کر سکتے تھے تو ایسے توحید پرست لوگ یقیناً مشیتِ ایزدی (اللہ کی مرضی) کے تحت ہوں گے، اگر وہ چاہے گا تو ان کو سزا دے دے گا اور اگر وہ ان کو معاف کرنا چاہے گا تو معاف کر دے گا، جیسے فرمایا:

Marfat.com

﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ﴾ [النساء: ١١٦]

''یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شریک کیے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے۔''

قرآن کریم اور سنتِ نبویہ میں سے نصوص کی ایک کثیر تعداد کئی ایک گناہوں کی سزا ان گناہوں کے مرتکب لوگوں کے لیے بیان کرتی ہیں، لیکن یہ نصوص ان گناہ گاروں کے لیے جہنم کو ابدی طور پر واجب قرار نہیں دیتیں۔

ذیل میں ان گناہ گاروں کے موت کے بعد احوال کا جائزہ پیش ہے، جنھوں نے موت کے آنے سے قبل ان گناہوں سے توبہ نہیں کی ہو گی۔

جس آدمی نے نماز کو عمداً چھوڑا یا سستی کی، اس آدمی کا حال:

علمائے اسلام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ کلی طور پر نماز کا تارک کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

''ہمارے اور ان کے درمیان نماز کا معاہدہ ہے، جس نے اس کو چھوڑ دیا یقیناً اس نے کفر کیا۔''[1]

نیز فرمایا:

''آدمی کے درمیان اور شرک کے درمیان نماز کو چھوڑنا ہے۔''[2]

لیکن جس نے حقیر سمجھتے ہوئے نماز کو اس کے وقت سے لیٹ کر دیا یا

[1] سنن الترمذي، رقم الحديث (٢٦٢٣) سنن النسائي (١/٢٣١-٢٣٢) وغيرهما وصححه الشيخ العلامة عبد العزيز بن باز رحمه الله و الشيخ العلامة الألباني رحمه الله.

[2] صحيح مسلم، رقم الحديث (٨٢) سنن أبي داود، رقم الحديث (٤٦٧٨) سنن الترمذي، رقم الحديث (٢٦٢٢)

Marfat.com

نماز کے وقت سویا رہا یا نماز کو اس طرح ادا کرنے میں کوتاہی کی جس طرح اس کو ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے تو ایسا شخص اگر چہ کافر قرار نہیں دیا گیا، لیکن اس کے لیے سخت سزا کی وعید ہے۔

صحیح بخاری میں حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کی طویل خواب والی حدیث میں فرمانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

''ہم ایک لیٹے ہوئے آدمی پر پہنچے اور ناگہانی ایک دوسرا اس پر بہت بڑا پتھر اٹھائے کھڑا تھا، جب وہ پتھر کو اس کے سر پر مارتا تو پتھر اس کے سر کو کھولتے ہوئے دور جا کر گرتا، وہ پتھر کے پیچھے جاتا اور اس کو پکڑ کر لاتا، ابھی وہ اس کے پاس واپس نہ پہنچتا کہ اس کا سر پہلے جیسا ہو چکا ہوتا، پھر وہ لوٹ کر اس لیٹے ہوئے آدمی کے پاس آتا اور جیسے پہلی بار اس کے ساتھ کیا تھا ویسا ہی کرتا۔''

اس کی تفسیر میں آیا ہے کہ اس آدمی نے قرآن مجید کو حفظ کرنے کے بعد چھوڑ دیا اور فرض نماز کے وقت سویا رہتا تھا۔[1]

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ﴾

[الماعون: ٤،٥]

''اور ان نمازیوں کے لیے افسوس (اور ویل نامی جہنم کی جگہ) جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔''

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اگر اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو نماز کے

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث (٧٠٤٧)

Marfat.com

اول وقت سے غفلت کرتے ہیں اور نماز تاخیر سے پڑھنے کو اپنا معمول بنا لیتے ہیں یا وہ لوگ مراد ہیں جو نماز ادا کرتے ہوئے اس کے ارکان اور اس کی شروط کو مسنون طریقے پر ادا کرنے میں غفلت کرتے ہیں یا پھر وہ لوگ مراد ہیں جو خشوع وخضوع اور معانی پر غور وفکر کے ساتھ نماز نہیں پڑھتے۔ یہ سارے مفہوم اس لفظ میں آجاتے ہیں اور ہر نمازی آدمی جس کے اندر ان کوتاہیوں میں سے کوئی ایک کوتاہی بھی ہوگی وہ بقدر کوتاہی اس آیت کی وعید کا مستحق ہوگا اور جس نمازی آدمی میں یہ ساری کوتاہیاں جمع ہوگئیں وہ پورے طور سے اس وعید کا مستحق ہوگا اور پورے کا پورا عملی منافق بن جائے گا۔ ①

رسول اللہ ﷺ نے نماز کے معاملے میں ارشاد فرمایا:

"جس نے نماز کی حفاظت کی وہ اس کے لیے روزِ قیامت روشنی، دلیل اور نجات کا باعث ہوگی اور جس نے اس کی حفاظت نہ کی تو وہ اس کی روشنی بنے گی نہ دلیل اور نہ نجات اور روزِ قیامت وہ فرعون، قارون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ ②

نماز سے اس کی بے پروائی مال و دولت کی وجہ سے ہوگی یا حکومت کی وجہ سے یا وزارت کی وجہ سے یا تجارت کی وجہ سے۔ اگر بے پروائی مال و دولت کی وجہ سے ہے تو اس کا حشر قارون کے ساتھ ہوگا، اگر حکومت کی وجہ سے ہے تو فرعون کے ساتھ حشر ہوگا، اگر وزارت کی وجہ سے ہے تو ہامان کے ساتھ ہوگا اور اگر تجارت کی وجہ سے ہے تو ابی بن خلف کے ساتھ حشر ہوگا،

① تفسیر ابن کثیر (٥٠٤/٤)

② مسند أحمد (١٦٩/٢) سنن الدارمي (٣٠١/٢) صحيح ابن حبان (١٤٦٧) وصححه سماحة الشيخ ابن باز رحمه الله.

Marfat.com

(ابی بن خلف کفارِ مکہ کا تاجر تھا) اللہ تعالیٰ ہمیں اس رسوائی سے محفوظ رکھے۔[1]

زکات نہ دینے والے گناہ گار کا حال:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ الَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَ لَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَ جُنُوْبُهُمْ وَ ظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ﴾

[التوبة: ٣٤، ٣٥]

''اور جو لوگ سونے چاندی کا خزانہ رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انھیں درد ناک عذاب کی خبر پہنچا دیجیے۔ جس دن اس خزانے کو آتش دوزخ میں تپایا جائے گا پھر اس سے ان کی پیشانیاں اور پہلو اور پشتیں داغی جائیں گی (ان سے کہا جائے گا:) یہ ہے جسے تم نے اپنے لیے خزانہ بنا کر رکھا تھا۔ پس اپنے خزانوں کا مزہ چکھو۔''

صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس آدمی کو اللہ تعالیٰ نے مال و دولت عطا کیا، پھر اس آدمی نے اس مال کی زکات ادا نہ کی تو روزِ قیامت وہ مال اس کے لیے آنکھوں پر دو سیاہ نقطوں والے ایک گنجے سانپ کی شکل میں ڈھال دیا جائے گا، پھر وہ اس (زکات نہ دینے والے مال دار) کی باچھیں

[1] الكبائر للذهبي (ص: ١٩)

Marfat.com

پکڑے گا اور کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔''[1]

پھر آپ ﷺ نے پڑھا:

﴿وَ لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ﴾ [آل عمران: ۱۷۰]

''جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے کچھ دے رکھا ہے وہ اس میں اپنی کنجوسی کو اپنے لیے بہتر خیال نہ کریں، بلکہ وہ ان کے لیے نہایت بدتر ہے عن قریب قیامت والے دن یہ اپنی کنجوسی کی چیز کے طوق ڈالے جائیں گے۔''

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو سونے اور چاندی والا (سرمایہ دار) اس (مال) کا حق (زکات) ادا نہیں کرتا قیامت والے دن اس (مال) کو آگ کی تختیاں بنا دیا جائے گا، پھر ان کو جہنم کی آگ میں گرم کیا جائے گا، جس سے ان کے پہلو، پیشانی اور کمر کو داغا جائے گا۔ یہ دن پچاس ہزار سال کا ہو گا اور لوگوں کے فیصلے ہو جانے تک اس کا یہی حال رہے گا۔ اس کے بعد وہ جنت کی راہ دیکھنے گا یا جہنم کی۔'' پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اونٹ؟ (اونٹوں والے کے متعلق کیا ارشاد ہے؟) فرمایا:

''جو اونٹوں والا ان کا حق (زکات) ادا نہیں کرتا اور ان (اونٹوں) کے حق میں سے ہے کہ ان کے دودھ کو دھویا جائے۔

''فقرا اور مساکین کو پلانے کے لیے۔ ان کے بیان پر آنے کے

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث (۱٤٠٣)

Marfat.com

دن، قیامت والے دن اس شخص کو ایک ہموار اور وسیع زمین پر ان اونٹوں کے لیے ڈال دیا جائے گا۔

''اونٹ پہلے سے بھی زیادہ ہوں گے تعداد میں بھی، قوت اور موٹاپے میں بھی، ایک بچہ بھی ان اونٹوں میں کم نہ پائے گا، وہ قدموں سے اس کو روندیں گے اور منہ سے کاٹیں گے، یہ دن پچاس ہزار سال کا ہو گا اور لوگوں کے فیصلے ہو جانے تک اس شخص کا یہی حال رہے گا، اس کے بعد وہ جنت کی راہ دیکھے گا یا جہنم کی۔''

''پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ! گائے اور بکری؟ (ان کا حق ادا نہ کرنے والے کے متعلق کیا ارشاد ہے؟) فرمایا: ''گائے اور بکریوں والا جو ان کا حق (زکات) ادا نہیں کرتا، قیامت والے دن اس شخص کو ہموار اور وسیع زمین پر ان (گائے اور بکریوں) کے لیے ڈال دیا جائے گا، ان میں سے کسی (گائے یا بکری) کو کم نہ پائے گا، ان میں کوئی ایسی نہ ہو گی جس کے سینگ ٹیڑھے ہوں یا بالکل نہ ہوں یا ٹوٹے ہوئے ہوں۔ سب کی سب تندرست توانا ہوں گی، سینگوں سے اس کو ماریں گی اور قدموں سے روندیں گی، یہ دن پچاس ہزار سال کا ہو گا اور لوگوں کے فیصلے ہو جانے تک اس شخص کا یہی حال رہے گا، اس کے بعد جنت کی راہ دیکھے گا یا جہنم کی۔''[1]

سود خوروں کا حال:

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کریم میں سود خور لوگوں کی اس کیفیت کو بیان

[1] صحیح مسلم، رقم الحدیث (۹۸۷)

Marfat.com

فرمایا ہے جو قیامت کے والے دن ان کے زندہ اٹھائے جانے کے وقت ہوگی اور بتایا ہے کہ وہ نہایت بری اور ناپسندیدہ حالت میں ہوں گے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا کَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ﴾ [البقرة: ۲۷۵]

''سود خور لوگ نہ کھڑے ہوں گے مگر اسی طرح جس طرح وہ کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان چھوکر خبطی بنا دے۔''

یعنی قیامت کے دن جب اپنی قبروں سے اٹھیں گے تو اس طرح کھڑے ہوں گے، جیسے ایک گرا ہوا انسان گرتے ہی اٹھنے کی کوشش کرتا ہو اور شیطان نے اس کو حواس باختہ کر دیا ہو اور یہ اٹھنے کی ایک نہایت ہی ناگوار صورت ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ''سود خور آدمی کو قیامت والے دن اپنی قبر سے اٹھایا جائے گا تو وہ دیوانہ ہوگا اور اس کا دم گھٹ رہا ہوگا۔''[1]

یہ بھی کہا گیا ہے: سود خور لوگ قیامت والے دن اٹھائے جائیں گے تو ان کے پیٹ حاملہ عورتوں کی طرح پھولے ہوئے ہوں گے، جب بھی کھڑے ہوں گے گر پڑیں گے اور لوگ ان کو روندتے ہوئے چلیں گے۔

بعض علما کہتے ہیں: یہ فقط سود خوروں کے لیے علامت اور نشان کے طور پر ہے جس سے وہ قیامت والے دن پہچانے جائیں گے، عذاب اس کے بعد ہوگا۔[2]

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کی طویل خواب والی حدیث میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[1] تفسیر ابن کثیر (۱/۳۲۶)

[2] تفسیر القرطبي (۳/۳۰٤)

Marfat.com

"ہم ایک نہر پر پہنچے، حدیث کے راوی کہتے ہیں: میرے خیال میں آپ ﷺ نے فرمایا: سرخ نہر خون کی مانند (جس پر پہنچے) تو نہر کے اندر ایک آدمی تیر رہا تھا اور کنارے پر ایک اور آدمی تھا، اس نے اپنے پاس بہت سارے سنگ ریزے جمع کر رکھے تھے، تیرنے والے آدمی نے جس قدر تیراکی کرنی ہوتی وہ کرنے کے بعد سنگ ریزوں والے کے پاس آتا تو وہ اس کے منہ کھول کر سنگ ریزوں کا لقمہ منہ میں ڈال دیتا جس سے وہ واپس چلا تا اور تیرتا رہتا اور پھر لوٹ کر اس کے پاس چلا جاتا، جب بھی وہ اس کے پاس آتا وہ اس کا منہ کھولتا اور سنگ ریزوں کا لقمہ منہ میں ڈال دیتا۔ اس کی تفسیر میں ذکر ہوا ہے کہ وہ خونی نہر میں تیرنے اور پتھر کھانے والا آدمی سود خور تھا۔"[1]

ابو بصیرہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

سود خور کو سرخ نہر میں تیرنے اور پتھر کھلانے کی سزا اس لیے دی گئی کہ سود اصل میں سونے کے لین دین میں چلتا ہے اور سونا سرخ ہوتا ہے، رہا فرشتے کا پتھر کھلانا تو اس میں اس جانب اشارہ ہے کہ پتھروں سے بھی اس کی بھوک نہیں مٹتی اور سود بھی اسی وہم میں سود خور کو مبتلا کیے رکھتا ہے کہ اس کا مال تو زیادہ ہو رہا ہے اور دوسرے جانب اللہ تعالیٰ اسی سے برکت کو مٹا رہے ہوتے ہیں۔[2]

زنا کار مردوں اور عورتوں کا حال:

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ نے زنا کو حرام کر دیا ہے اور

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث (٧٠٤٧)

[2] فتح الباري (٤٤٥/١٢)

Marfat.com

دینِ اسلام میں اس کو حرام قرار دیا ہے یہ بدیہی بات ہے، ہر مسلمان مرد اور عورت زنا کی ممانعت سے آگاہ ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓی اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَ سَآءَ سَبِیْلًا﴾

[بني إسرائيل: ٣٢]

''خبردار! زنا کے قریب بھی نہ پھٹکنا، کیوں کہ وہ بڑی بے حیائی اور بہت ہی بری راہ ہے۔''

بدکار مردوں اور بدکار عورتوں کا برزخ کا حال صحیح بخاری میں موجود ہے۔ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کی طویل خواب والی حدیث میں روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ہم ایک تنور جیسے سوراخ پر پہنچے، وہ اوپر سے تنگ نیچے سے وسیع اور اس کے نیچے آگ جلائی جا رہی تھی۔ (راویِ حدیث کہتے ہیں میرے خیال میں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم نے سوراخ میں دیکھا تو اس میں عریاں مرد اور عریاں عورتیں تھیں، نیچے والی جانب سے ایک شعلہ ان کی طرف لپکتا جب وہ ان پر پہنچتا تو چیخنا چلانا شروع کر دیتے۔''[1]

اس کی تفسیر میں آیا ہے کہ وہ زنا کار مرد اور زنا کار عورتیں تھیں۔''

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

ان کے عریاں کرنے کی مناسبت ان کا ذلت و رسوائی کے مستحق ہونے کی بنا پر ہے، کیوں کہ عموماً یہ لوگ خلوت میں چھپ جاتے تھے تو آج ان کو بے حرمتی اور پردہ دری کی سزا دی گئی اور نیچے کی طرف سے عذاب دیے جانے میں حکمت

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث (٧٠٤٧)

Marfat.com

یہ ہے کہ ان لوگوں کا جرم نچلے اعضا سے تعلق رکھتا ہے۔[1]

ہر مسلمان مرد اور عورت پر واجب ہے کہ وہ اس عظیم گناہ سے بہت زیادہ محتاط رہے، بلکہ اس گناہ کے اسباب اور ذرائع سے بھی مکمل طور پر اختیار کرے، مثلاً: محرمہ عورت (جس سے نکاح حرام ہے) سے خلوت میں ملنا، اجنبی عورت سے میل جول بالکل حرام ہے یا فتنے کے اسباب اختیار کرنا، جیسے: میک اپ کر کے عورتیں اپنی فتنہ انگیزیوں کا اظہار کرتی ہیں یا بعض فاسق و فاجر شادی کے دھوکے میں لا کر بعض عورتوں کے ساتھ کچھ دن گزارتے ہیں اور جب نفسانی خواہش پوری کر لیتے ہیں تو عورت کو چھوڑ دیتے ہیں یا ان کے علاوہ دیگر جتنے بھی اسباب اور وسائل ہیں سب سے بچنے کی پوری کوشش کرے۔

غیبت اور چغلی کرنے والے لوگوں کا حال:[2]

تمام لوگوں سے سب سے زیادہ شر پسند اور سب سے زیادہ فساد مچانے والے غیبت اور چغلی کرنے والے لوگ ہیں۔ ایک آدمی کی باتیں دوسرے کو بتاتے ہیں، تاکہ ان کے درمیان افتراق پیدا ہو جائے اور ان کی آپس کی محبت و مودّت بغض و عداوت میں بدل جائے۔ ایسے لوگوں کے تم کئی چہرے پاؤ گے، ہر ایک کو الگ الگ چہرے کے ساتھ ملتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی زبان بھی کئی پہلو بدلتی ہے، جیسی خواہش ہو ویسی ہ وزبان بنا لیتے ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کریم میں ایسے لوگوں کو سخت تنبیہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

[1] فتح الباري (۱۲/٤٤٣)

[2] غیبت یہ ہے کہ دوسرے لوگوں کے سامنے کسی کی برائیوں اور کوتاہیوں کا ذکر کیا جائے جو اس میں موجود ہوں اور چغلی یہ ہے کہ لوگوں کے درمیان دنگا فساد کرانے کے لیے باتوں کو پھیلانا، اگرچہ وہ سچی ہوں۔ ان دونوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ چغلی میں قصدِ فساد شرط ہے، جب کہ غیبت میں یہ شرط نہیں۔

Marfat.com

﴿وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ﴾ [الھمزۃ: ۱]

''بڑی خرابی ہے ہر ایسے شخص کی جو عیب ٹٹولنے والا غیبت کرنے والا ہو۔''

یہ لوگ اپنے قول وفعل سے دوسروں کی عیب جوئی کرتے ہیں، جب کہ حقیقت میں یہ خود قابلِ نفرت اور گھٹیا درجے کے ہوتے ہیں اور ایسے کیوں نہ ہوں جب کہ وہ خود جھوٹ، غیبت، چغلی، خیانت، کینہ، حسد اور دھوکے سے کبھی نہیں چوکتے۔ اسی بنا پر عذابِ قبر کے اسباب میں سے ایک سبب چغل خوری کرنا بھی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے یا مکے میں سے کسی کی دیوار کے پاس سے گزر رہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کی آوازیں سنیں، ان دونوں آدمیوں کو اپنی قبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور یہ عذاب کسی بڑے جرم کی وجہ سے نہیں ہے، پھر فرمایا: کیوں نہیں! بہت بڑا جرم ہے۔ ان دونوں میں سے ایک تو پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خور تھا۔''[1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب مجھے آسمان پر لے جایا گیا تو میں ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرا جن کے ناخن تانبے کے تھے، وہ ان ناخنوں سے اپنے چہرے اور سینوں کو چھیل رہے تھے۔ میں نے پوچھا: جبریل یہ لوگ کون ہیں؟ جبریل نے کہا: یہ وہ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے تھے

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث (٢١٨) صحيح مسلم، رقم الحديث (٢٩٢)

Marfat.com

اور ان کی غیبت کرتے۔"[1]

نیز قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں بتایا گیا ہے:

"عذابِ قبر کے تین تہائی ہیں: ایک تہائی غیبت کرنے سے ہوتا ہے، دوسرا تہائی عذاب پیشاب سے ہوتا ہے اور تیسرا تہائی عذاب چغلی سے ہوتا ہے۔"[2]

جہاں غیبت اور چغلی کرنے والا جھوٹ سے نہیں چوکتا تو اس کے لیے اس سزا کی وعید بھی ہو گی جو جھوٹ بولنے والوں کو دی گئی ہے۔ ان وعیدوں میں سے ایک وعید وہ ہے جسے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے طویل خواب والی حدیث میں روایت کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ہم ایک چت لیٹے ہوئے آدمی پر پہنچے، ایک اور آدمی اپنے ہاتھ میں لوہے کی زنبور لیے اس پر کھڑا تھا، یہ آدمی اس چت لیٹنے والے آدمی کے چہرے کی ایک جانب کو لیتا تو اس کے جبڑے کو گدی تک، ناک کو گدی تک اور ہونٹ کو گدی تک چیر کر رکھ دیتا، پھر اس کے چہرے کی دوسری جانب منتقل ہو کر اس کے چہرے کی پہلی جانب والا ہی سلوک کرتا جو پہلی بار کر چکا تھا۔"

اور اس کی تفسیر میں آیا ہے کہ یہ وہ شخص ہے جو صبح گھر سے نکلتا تو ایسا جھوٹ بولتا جو آسمان کے کناروں تک (سب طرف) پہنچ جاتا۔[3]

[1] مسند أحمد (٣/٢٢٤)، سنن أبي داود، رقم الحديث (٤٨٧٩) وصححه الألباني رحمه الله.

[2] كتاب الصمت و آداب اللسان، (ص: ١٢٩)، لابن أبي الدنيا، وقال المحقق أبو إسحاق الحويني: إسناده صحيح إلى قتادة.

[3] صحيح البخاري، رقم الحديث (٧٠٤٧)

Marfat.com

چغل خور کو بہت بڑی وعید اور دھمکی دی گئی ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''چغل خور جنت میں داخل نہیں ہو گا۔''[1]

حضرت عمار بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے:

''جس آدمی نے کسی مومن آدمی کے متعلق ایسی بات کہی جو اس میں نہیں تھی تو اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کو جہنمیوں کے خون اور پیپ ملے کیچڑ میں ٹھہرائے رکھے گا، جب تک وہ اپنی بات سے نکل نہ آئے۔''[2]

ابو یعلی حضرت عائشہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس آدمی نے اپنے بھائی کا گوشت دنیا میں کھایا ہو گا، قیامت کے دن وہ بھائی اس کے قریب کر دیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا: اس کو جیسے تم نے زندہ کھایا تھا اب مرے ہوئے کو کھاؤ تو وہ اس کو کھائے گا، ماتھے پر تیوڑیاں چڑھائے گا اور پوری قوت سے چلائے گا۔''[3]

متکبر لوگوں کا حال:

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا (عمر بن عاص رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''قیامت والے تکبر لوگوں کو چھوٹی چھوٹی چیونٹیوں کی شکل میں اٹھایا

---

(1) صحيح البخاري، رقم الحديث (٦٠٥٦) صحيح مسلم، رقم الحديث (١٠٥)

(2) سنن أبي داود، رقم الحديث (٣٥٩٧)

(3) سنن أبي داود، رقم الحديث (٣٥٩٧)، مسند أحمد (٢/ ٧٠)، وصححه الألباني رحمه الله.

Marfat.com

جائے گا، ہر جگہ ذلت نے ان کو ڈھانک رکھا ہو گا۔ جہنم کی بوکس نام والی جیل کی طرف ان کو ہانک کر لے جایا جائے گا، (آگوں کی آگ، یعنی سب سے بڑی آگ) ان پر چڑھی ہوئی ہو گی، اہلِ جہنم کا نچوڑ خون اور پیپ ان کو پلایا جائے گا۔"[1]

"الذَّرُّ" ایسی چیونٹیاں جن کی کوئی پروا نہیں ہوتی۔ اسی لیے آدمی غیر شعوری طور پر انھیں کچل جاتا ہے، یہی حال قیامت کے دن متکبر کا لوگوں کا ہو گا۔

لوگوں سے مانگنے والے آدمی کا حال:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس آدمی نے بقدر کفایت ہونے کے باوجود سوال کیا، قیامت والے دن وہ سوال اس کے چہرے پر خراشیں بن کر آئے گا۔ پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول بقدر کفایت کتنا ہے؟ فرمایا: پچاس درہم یا ان کی قیمت کے برابر سونا۔"[2]

اپنی رعایا سے دور رہنے والے حکمران کا حال:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص لوگوں پر کسی معاملے میں حکم بن جائے، پھر وہ ضعیفوں اور حاجت مندوں سے جواب کرے تو قیامت والے دن اللہ تعالیٰ بھی اس آدمی سے جواب فرمالیں گے۔"[3]

[1] سنن الترمذي، رقم الحديث (٢٤٩٢) وصححه الألباني رحمه الله.

[2] سنن أبي داود، رقم الحديث (١٦٢٦) سنن الترمذي، رقم الحديث (٦٥٠) سنن النسائي (٥/٩٧)، سنن ابن ماجه، رقم الحديث (١٨٤٠)

[3] مسند أحمد (٥/٢٣٨) الصحيحة (٢/٢٠٦)

Marfat.com

کذاب لوگوں کا حال:

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے طویل خواب والی حدیث میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ہم ایک چت لیٹے آدمی پر پہنچے، ایک اور آدمی اپنے ہاتھ میں لوہے کے زنبور لیے کھڑا تھا، یہ آدمی اس چت لیٹنے والے آدمی کے چہرے کی ایک جانب کو لیتا تو اس کے جبڑے کو گدی تک، اس کی ناک کو گدی تک اور اس کی آنکھ کو گدی تک چیر کر رکھ دیتا، پھر اس کے چہرے کی دوسری جانب منتقل ہو کر اس کے ساتھ بھی پہلی جانب والا ہی سلوک کرتا اور ابھی اس دوسری جانب سے فارغ نہ ہوتا کہ اس کے چہرے کی پہلی جانب صحیح ہو کر پھر ویسی ہی ہو چکی ہوتی جیسے وہ تھی، وہ پھر اس کی طرف لوٹ آتا اور اس کے ساتھ وہی سلوک کرتا جو پہلی بار کر چکا تھا۔''

اس کی تفسیر میں آیا ہے کہ یہ وہ شخص ہے جو صبح گھر سے نکلتا تو ایسا جھوٹ بولتا جو آسمان کے کناروں تک پہنچ جاتا۔[1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے:

''جس آدمی نے کسی مومن آدمی کے متعلق ایسی بات کہی جو اس میں نہیں تھی تو اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کو جہنمیوں کے خون اور پیپ ملے کیچڑ میں ٹھہرائے گا، جب تک وہ اپنی بات سے نکل نہ آئے۔''[2]

---

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث (٧٠٤٧)

[2] سنن أبي داود، رقم الحديث (٣٥٩٧) مسند أحمد (٢/٧٠) وصححه الألباني رحمه الله.

Marfat.com

لوگوں کے عیوب اور خفیہ باتیں سننے والے آدمی کا حال:

صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا:

''جس آدمی نے کسی قوم کی باتیں سنیں ان کے ناپسند کرنے کے یا اس سے نفرت کرنے کے باوجود تو قیامت والے دن ان کے کان میں پگھلا ہوا سیسہ ڈال دیا جائے گا۔''

متجسس اس آدمی کو کہتے ہیں جو لوگوں کی باتیں سننے، ان کے ناپسند کرنے کے باوجود غیبت، چغلی اور کذب بیانی سے نہیں چوکتا، لہٰذا ان گناہوں کا عذاب بھی اس کو ہوگا۔

تصویر بنانے والے لوگوں کا حال:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو لوگ یہ تصاویر بناتے ہیں قیامت والے دن ان کو عذاب دیا جائے گا۔ ان لوگوں سے کہا جائے گا جو تم نے پیدا کیا اس کو زندہ کرو۔''[1]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ فرما رہے تھے:

''جس آدمی نے دنیا میں کوئی تصویر بنائی ہو گی، قیامت والے دن وہ اس تصویر میں روح پھونکنے کا پابند کیا جائے گا اور وہ روح نہیں پھونک سکتا۔''[2]

---

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث (٥٩٥١) صحيح مسلم، رقم الحديث (٢١٠٨)

[2] صحيح البخاري، رقم الحديث (٥٩٦٣) صحيح مسلم، رقم الحديث (٢١١٠)

Marfat.com

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

''قیامت والے دن تمام لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک شدید ترین عذاب والے لوگ تصویر بنانے والے ہوں گے۔''[1]

نوحہ خوانی کرنے والی عورت کا حال:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''نوحہ گری کرنے والی عورت نے اگر اپنی موت سے پہلے توبہ نہیں کی ہوگی تو قیامت والے دن جب اس کو اٹھایا جائے گا تو اس پر پگھلے ہوئے سیسے کا لباس اور خارش والی چادر ہوگی۔''[2]

یعنی سیسہ تو وہ پہنے گی اور خارش اس کے اعضا پر اس طرح مسلط ہوگی جیسے چادر بدن کو ڈھانک لیتی ہے۔

منشیات استعمال کرنے والے لوگوں کا حال:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور اللہ عزوجل نے اپنی ذات پر قسم ڈال رکھی ہے کہ جس آدمی نے نشہ پیا، اس کو ''طِینَۃ الْخَبَال'' پلائے گا۔

پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ''طِینَۃ الْخَبَال'' کیا چیز ہے؟

فرمایا: جہنمی لوگوں کا پسینہ یا جہنمی لوگوں کا نچوڑ، خون اور پیپ۔''[3]

---

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث (٥٩٥٠) صحيح مسلم، رقم الحديث (٢١٠٩)

[2] صحيح مسلم، رقم الحديث (٩٣٤)

[3] صحيح مسلم، رقم الحديث (٢٠٠٢)

Marfat.com

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ہر نشہ شراب ہے اور ہر قسم کا نشہ حرام ہے اور دنیا میں شراب پینے والا آدمی اگر بغیر توبہ کیے مر گیا تو وہ آخرت میں شراب نہیں پیے گا۔''①

سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے والے آدمی کا حال:

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے تو وہ گڑ گڑاتے ہوئے (آنتوں کا بولنا) اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ انڈیل رہا ہے۔''②

صحیح مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص چاندی اور سونے کے برتنوں میں کھاتا ہے۔''③

خودکشی کرنے والے آدمی کا حال:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس آدمی نے پہاڑ سے کود کر اپنے آپ کو قتل کر لیا وہ جہنم کی آگ میں ہے، اس میں بھی کودے گا، ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اسی (آگ) میں رہے گا۔ جس نے زہر پی کر اپنے آپ کو قتل کر لیا، اس کا زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا جس کو جہنم کی آگ میں پیے گا، ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اسی میں رہے گا اور جس نے تیز دھار آلے سے اپنے آپ کو قتل کر لیا، اس کا آلہ اس کے ہاتھ میں ہوگا جس کو وہ جہنم کی آگ میں اپنے پیٹ میں مارے گا، ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اسی

① صحيح مسلم، رقم الحديث (٢٠٠٣)

② صحيح البخاري رقم الحديث (٥٦٣٤)،

③ صحيح مسلم، رقم الحديث (٢٠٦٥)

Marfat.com

میں ہی رہے گا۔‘‘[1]

امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’جو اپنا گلا گھونٹتا ہے، وہ اس کو آگ میں گھونٹے گا اور جو اپنے آپ کو چھرا گھونپتا ہے وہ اس کو آگ میں بھی گھونپے گا۔‘‘[2]

یتیموں پر ظلم کرنے والوں کا حال:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَ سَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا﴾ [النساء: ۱۰]

’’جو لوگ ناحق ظلم سے یتیموں کا مال کھا جاتے ہیں، وہ اپنے پیٹ میں آگ ہی بھر رہے ہیں اور عن قریب وہ دوزخ میں جائیں گے۔‘‘

یعنی جو یتیموں کا مال بلا سبب اور ناحق کھاتا ہے، وہ آگ کھاتا ہے جو قیامت والے دن اس کے پیٹ میں دہکے گی۔[3]

صحیحین (بخاری و مسلم) میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’ہلاک کر دینے والی سات چیزوں سے بچو۔ پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! وہ سات چیزیں کون سی ہیں؟ فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا، کسی کو ناحق قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا،

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث (٥٧٧٨) صحيح مسلم، رقم الحديث (١٠٩)
[2] صحيح البخاري، رقم الحديث (١٣٦٥)
[3] تفسير القرطبي (٥/٥٣_٥٤)، تفسير ابن كثير (١/٤٥٦)

Marfat.com

مقابلے والے دن پیٹھ پھیر جانا اور پاک دامن مومن بے خبر عورتوں پر تہمت لگانا۔"[1]

لوگوں کے حقوق غصب کرنے یا خیانت کرنے والوں کا حال:

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے:

"جس آدمی نے زمین کے معاملے میں کچھ بھی ظلم کیا، اس کو ساتوں زمینوں کا طوق ڈال دیا جائے گا۔"[2]

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس آدمی نے زمین کا کچھ حصہ بھی ناحق لے لیا، قیامت والے دن اس کو سات زمینوں تک دھنسا دیا جائے گا۔"[3]

حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا، آپ فرما رہے تھے:

"جس آدمی نے ظلم سے ایک بالشت برابر بھی زمین لے لی کہ اللہ تعالیٰ اس کو پابند کر دے گا کہ اس کو ساتوں زمینوں تک کھودو، پھر قیامت والے دن اس کے ٹکڑے کا طوق ڈال دیا جائے گا، یہاں تک کہ لوگوں کے فیصلے ہو جائیں۔"[4]

---

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث (٢٧٦٦)، صحيح مسلم، رقم الحديث (٨٩)

[2] صحيح البخاري، رقم الحديث (٢٤٥٢) صحيح مسلم، رقم الحديث (١٦١٠) مسند أحمد (١٨٨/١-١٨٩)

[3] صحيح البخاري، رقم الحديث (٢٤٥٤)

[4] صحيح ابن حبان (٥٦٨/١١) مسند أحمد (١٧٣/٤)

Marfat.com

نیز مسند احمد کی ایک روایت میں ہے:

''جس آدمی نے ناحق زمین لے لی، وہ پابند کر دیا جائے گا کہ محشر قائم ہونے تک اس کی مٹی کو اٹھا کر رکھے۔''[1]

ابو یعلی کی روایت میں ہے:

''جس آدمی نے مسلمانوں کے رستے سے بالشت برابر زمین بھی لے لی، قیامت والے دن وہ ساتوں زمینوں سے اس ٹکڑے کو اٹھا کر لائے گا۔''[2]

حضرت حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا، آپ جمرات میں سے دو جمروں کے درمیان چل رہے تھے اور فرمایا:

''جس آدمی نے جھوٹی قسم کے ساتھ کسی مسلمان آدمی کے مال سے بالشت برابر بھی لے لیا، وہ اپنا ٹھکانا آگ کو بنا لے۔''[3]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور آپ نے خیانت کا ذکر فرمایا تو خیانت اور اس کے معاملے کو بہت بڑا بتایا، فرمایا:

''تم میں سے قیامت والے دن کسی کو ایسا نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر گھوڑا ہنہنا رہا ہو، وہ کہے گا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میری مدد کیجیے اور میں کہوں گا کہ میں تیرے لیے کچھ نہیں کر سکتا، میں نے تجھے آگاہ کر دیا تھا۔ اور کسی کی گردن پر اونٹ بلبلا رہا ہو گا تو وہ

[1] مسند أحمد (٤/١٧٢_١٧٣)

[2] رواه الحافظ في الفتح (٥/١٠٤) و حسّن إسناده.

[3] صحيح ابن حبان (١١/٥٧٠) المستدرك (٤/٢٩٤_٢٩٥)

Marfat.com

پکارے گا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میری مدد کیجیے اور میں کہوں گا کہ میں تیرے لیے کچھ نہیں کر سکتا، میں نے تجھے آگاہ کر دیا تھا۔ اور کسی کی گردن پر سونا چاندی ہو گی، وہ کہے گا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میری مدد کیجیے اور میں کہوں گا: میں تیرے لیے کچھ نہیں کر سکتا، میں نے تجھے آگاہ کر دیا تھا، یا اس کی گردن پر حرکت کرتے ہوئے کپڑے ہوں گے، وہ کہے گا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میری مدد کیجیے اور میں کہوں گا کہ میں تیرے لیے کچھ نہیں کر سکتا، میں نے تجھے آگاہ کر دیا تھا۔'' [1]

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ ہر خائن اپنی خیانت کو قیامت والے دن اٹھا کر لائے گا، تاکہ تمام لوگوں کے سامنے رسوا ہو۔ خیانت شدہ چیز جو بھی ہو، جانور ہو یا انسان، کپڑے ہوں یا سونا چاندی یا کوئی اور چیز۔ یہی تفسیر اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی ہے:

﴿وَ مَنْ یَّغْلُلْ یَاْتِ بِمَا غَلَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ﴾ [آل عمران: ١٦١]

''ہر خیانت کرنے والا خیانت کو لیے ہوئے قیامت کے دن حاضر ہو گا۔''

زیب و زینت کے ساتھ بے پردہ ہو کر گھروں سے نکلنے والی عورتوں کا حال:

بن سنور کر اور بے پردہ ہو کر گھروں سے نکلنے والی عورتوں کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[1] صحیح البخاري، رقم الحدیث (٣٠٧٣) صحیح مسلم، رقم الحدیث (١٨٣١)

Marfat.com

''ایسی عورتوں کو قیامت والے دن جنت میں داخلے سے موخر کر دیا جائے گا، بلکہ اس سے دور کر دیا جائے گا۔''

امام مسلم نے اپنی کتاب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''دو قسمیں اہلِ جہنم میں سے ہیں، میں نے ان دونوں کو نہیں دیکھا، پھر فرمایا: ان میں سے ایسی عورتیں جو کپڑے پہننے کے باوجود عریاں ہوں گی، مائل کرنے والی ہوں گی اور مائل ہونے والی ہوں گی فسق و فجور کی طرف، ان کے سر بختی اونٹوں کی کوہانوں جیسے بڑے بڑے ہوں گے۔ ایسی عورتیں نہ جنت میں داخل ہوں گی اور نہ اس کی خوشبو کو پائیں گی، اگرچہ اس کی خوشبو دور دور تک پائی جائے گی۔''[1]

بلاشک ایک مسلمان عورت کے لیے کبیرہ گناہ ہے کہ وہ زیب و زینت کے ساتھ بے پردہ ہو کر گھر سے نکلے، کیوں کہ ایسا کرنے پر اس کے لیے انتہائی شدید اور سخت وعید آئی ہے اور خدشہ ہے کہ وہ اسی گناہ کے سبب اہلِ جہنم میں سے ہو جائے۔

صحیح حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''دنیا کے اندر کتنی ہی لباس والیاں آخرت میں عریاں ہوں گی۔''[2]

آپ کے اس فرمان کی تفسیر کئی ایک طرح سے کی گئی ہے:

1. صاحبِ ثروت اور مال دار ہونے کی بدولت عورت، اعلیٰ سے اعلیٰ لباس پہنتی ہے، لیکن آخرت میں ثواب سے خالی ہو گی، کیوں کہ دنیا میں اس نے

---

[1] صحيح مسلم، رقم الحديث (٢١٢٨)

[2] صحيح البخاري، رقم الحديث (١١٥)، سنن الترمذي، رقم الحديث (٢١٩٦)

Marfat.com

اچھے اعمال نہیں کیے ہوں گے۔

② عورت نے لباس تو پہنا ہوگا، لیکن اتنا شفاف اور اتنا باریک کہ اس کے ستر کو ڈھانکتا ہی نہیں تو اس کی سزا کے طور پر آخرت میں عریاں ہوگی۔

③ لباس تو اس نے پہن رکھا ہوگا، لیکن اللہ تعالیٰ کے شکر سے خالی ہوگی، جب کہ اس نعمت کے شکر ادا کرنے کا ثمر آخرت میں ثواب ہے۔

④ لباس تو اس نے پہن رکھا ہے، لیکن چادر کو کمر میں باندھا ہوا ہے جس سے چھاتی بھی عریاں ہو رہی ہے اور جسمانی محاسن بھی ظاہر ہو رہے ہیں تو گویا عریاں ہی ہوئی، اس لیے آخرت میں اس کی سزا پائے گی۔

⑤ عورت کو لباس کے طور پر دنیا میں نیک شوہر مل گیا، لیکن آخرت میں وہ اگر نیک اعمال سے خالی ہوگی تو شوہر کی نیکی اس کے کام نہیں آئے گی، جیسے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ﴾ [المؤمنون: ١٠١]

''اس دن آپس میں کوئی رشتہ نہ ہوگا۔''

اور اسی کی مانند یہ ہے کہ عورت دنیا میں تو شرف و منصب کے لباس میں ہو، لیکن آخرت میں وہ آگ کے اندر ہو تو گویا آخرت میں بے لباس ہوگی۔[1]

اسی لیے ایک عقل مند عورت اسی خطرناک طرزِ عمل کو نہایت غور و فکر سے سوچے اور اس رسوا کن انجام کی بھی فکر کرے جس کی طرف یہ زیب و زینت اور بے پردگی اس کو کھینچے چلے جا رہی ہے اور ذرا غور کرے تو یہی وہ چیز ہے جس نے پردے کے اسباب، مثلاً: برقعہ اور چادر وغیرہ کو بھی فتنہ و فساد کا سبب بنا دیا ہے۔

[1] فتح الباري (٢٣/١٣)

Marfat.com

ذرا اس پر غور کرے تو یہی چیز ہے جو مومن مردوں اور عورتوں کے لیے فتنے کا سبب بن کر ان کو گمراہ کر رہی ہے اور جنت کے راستے سے ان کے قدموں کو پھسلا رہی ہے۔

دیگر گناہوں کی سزا پانے والے لوگوں کا حال

کئی ایک ایسے گناہ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے ڈراتے ہوئے فرمایا ہے کہ وہ ان گناہوں کے مرتکب لوگوں سے قیامت والے دن نہ بات چیت کریں گے، نہ ان کی طرف دیکھیں گے، نہ ان کو پاک فرمائیں گے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا، کئی ایک آیات میں اس کی وعید کا ذکر ہوا ہے۔

وحی الٰہی کو چھپانا:

کچھ وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی کتاب کو چھپا لیتے ہیں اور یہ علما ہیں جو حاکمِ وقت کو خوش کرنے کے لیے یا کسی فائدے کے برآنے پر یا کسی دنیاوی مقصد کی چاہت میں علم ہونے کے باوجود اس کو چھپا لیتے ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَ يَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ لَا يُزَكِّيْهِمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَ الْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ﴾ [البقرة: ١٧٤، ١٧٥]

”بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی کتاب کو چھپاتے ہیں

Marfat.com

اور اسے تھوڑی سی قیمت پر بیچتے ہیں، یقین مانو کہ یہ اپنے پیٹوں میں آگ بھر رہے ہیں، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے بات بھی نہ کرے گا نہ انھیں پاک کرے گا، بلکہ ان کے لیے درد ناک عذاب ہے، یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے گمراہی کو ہدایت کے بدلے اور عذاب کو مغفرت کے بدلے خرید لیا ہے، یہ لوگ آگ کا عذاب کتنا برداشت کرنے والے ہیں۔''

امام بغوی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''(قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے بات بھی نہ کرے گا)۔ یعنی ان سے رحمت کی اور خوش کن بات چیت نہیں کرے گا فقط ان کی توبیخ اور سرزنش کے لیے بات کرے گا اور ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر غصہ ہو گا، جیسے کوئی کسی پر غصے ہو تو کہہ دیا جاتا ہے کہ وہ فلاں سے بات نہیں کرے گا۔''[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس سے علم کے متعلق سوال کیا گیا اور وہ اس کو چھپا گیا تو اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اس کو آگ کی لگام ڈال دے گا۔''[2]

عہد اور قسمیں توڑنے والے:

کچھ وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ سے انھوں نے عہد کیا تھا، اس کو توڑ دیتے ہیں

[1] معالم التنزیل للبغوي (١/١٤١)

[2] سنن أبي داود، رقم الحدیث (٣٦٥٨) سنن الترمذي، رقم الحدیث (٢٦٥١)

Marfat.com

اور اپنی قسموں کو تھوڑی سی قیمت کے عوض بیچ دیتے ہیں، اپنے شخصی اور گھٹیا مقاصد کی خاطر قسمیں اٹھاتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ اَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَ لَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ لَا يُزَكِّيْهِمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾

[آل عمران: ۷۷]

"بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ کے عہد کو اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں ان کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں، اللہ تعالیٰ نہ تو ان سے بات چیت کرے گا نہ ان کی طرف قیامت کے دن دیکھے گا نہ انھیں پاک کرے گا اور ان کے کے لیے دردناک عذاب ہے۔"

ٹخنے ننگے نہ رکھنے والے اور دیگر لوگ:

وہ بھی ہے جو اپنے تہ بند، چادر، شلوار، پاجامہ، پینٹ وغیرہ کو لٹکاتا ہے، یعنی اپنے لباس کو اتنا لٹکاتا ہے کہ ٹخنوں سے گزر کر زمین تک لے جاتا ہے اور وہ بھی ہے جو بہت زیادہ احسان جتلاتا ہے اور وہ بھی ہے جو اپنے سامان تجارت کو بیچنے اور عام رواج دینے کے لیے جھوٹی قسمیں اٹھاتا ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تین آدمیوں سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ بات چیت کرے گا نہ ان کی طرف دیکھے گا نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کے لیے درد ناک عذاب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ ناکام اور نامراد ہو گئے، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کون لوگ

Marfat.com

ہیں؟ فرمایا: اپنے تہ بند کو لٹکانے والا، بہت زیادہ احسان جتلانے والا اور جھوٹی قسم اٹھا کر اپنا سامانِ تجارت فروخت کرنے والا۔[1]

بخیل اور لالچی:

وہ شخص جو کسی جگہ پر ہو جہاں اس کے پاس پانی ہو اور پانی اس کی ضرورت سے زیادہ ہو، لیکن وہ بخل سے کام لے اور ضرورت مندوں کو اس سے روک دے اور جو بھی اس آدمی جیسا طرزِ عمل اختیار کرے، (ان لوگوں میں شامل) وہ بھی ہے جس نے امام کی بیعت دنیوی مال و دولت کے لالچ میں کی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تین آدمیوں سے قیامت والے دن اللہ تعالیٰ نہ بات چیت کرے گا نہ ان کی طرف دیکھے گا نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا، ایک وہ آدمی جو کسی بے آب و گیاہ زمین پر ضرورت سے زائد پانی رکھتا ہو اور مسافر کو اس سے منع کر دے، دوسرا وہ آدمی تاجر جو عصر کی نماز کے بعد کسی آدمی کو سامان فروخت کرے اور اللہ کی قسم اٹھائے کہ اس نے یہ سامان فلاں فلاں قیمت پر حاصل کیا ہے اور خریدار نے اس کو سچا سمجھ لیا، حالاں کہ وہ جھوٹا تھا، تیسرا وہ آدمی جس نے امام کی بیعت لی تو صرف دنیا کی خاطر، اگر امام نے اس کو دنیا سے کچھ دے دیا تو اس نے وفاداری کی اور اگر اس نے کچھ نہیں دیا تو اس نے بھی وفاداری نہ کی۔"[2]

[1] صحيح مسلم، رقم الحديث (١٠٦)

[2] صحيح البخاري، رقم الحديث (٢٣٥٨) صحيح مسلم، رقم الحديث (١٠٨)

Marfat.com

تین آدمی:

ان میں سے کچھ یہ بھی ہیں:

1. عمر رسیدہ ہونے کے باوجود زنا کرنے والا۔
2. کذاب حکمران۔
3. مفلس و نادار، لیکن متکبر ہو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تین قسم کے آدمیوں سے قیامت والے دن اللہ تعالیٰ نہ بات چیت کرے گا، نہ انھیں پاک کرے گا نہ ان کی طرف دیکھے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے، بوڑھا زانی، کذاب حکمران اور تکبر کرنے والا فقیر۔"[1]

والدین کا نافرمان اور دیوث:

کچھ یہ بھی ہیں:

1. والدین کا نافرمان۔
2. دیوث۔

یعنی وہ عورت جو مردوں کی مشابہت کرے، ان جیسا لباس پہنے اور ان جیسی شکل وصورت بنائے۔ اسی کی مانند دیگر مشابہات کرے۔ دیوث، جو اپنے اہل وعیال پر غیرت نہ کھائے اور ان میں برائی دیکھنے کے باوجود خاموش رہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تین قسم کے آدمیوں کی طرف قیامت والے دن اللہ تعالیٰ دیکھے گا

[1] صحیح مسلم رقم الحدیث (١٠٧)

Marfat.com

بھی نہیں: اپنے والدین کا نافرمان، مرد بننے والی اوران کی مشابہت کرنے والی عورت اور دیوث آدمی۔ تین قسم کے آدمی جنت میں داخل نہیں ہوں گے: اپنے والدین کا نافرمان، ہمیشہ شراب پینے والا اور اپنے عطیے کو بہت جتلانے والا۔'[1]

معزز قارئین کرام!

بعض گناہ گار لوگوں کے احوال کا بیان، اور اگر وہ لوگ اپنے ان گناہوں سے تائب نہیں ہوتے یا اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہوں کو معاف نہیں کیا ہو گا تو موت کے بعد جو سزا ان کو ملے گی اس کا بیان آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اہلِ توحید میں سے جو موحد فوت ہو جائے اور اسے اپنی زندگی میں گناہ سرزد ہوتے رہیں اور موت سے قبل اس نے گناہوں کو ختم کر دینے والے اسباب اور وسائل، جیسے توبہ ہے، اختیار نہیں کیے تو ایسا موحد مسلمان اللہ تعالیٰ کی مرضی اور مشیت کے تحت ہو گا۔ اگر باری تعالیٰ غفور ورحیم چاہیں گے تو اس کو معاف فرما دیں گے یا پھر اس کو سزا دے دیں گے اور یہ عذاب اس کو موت کے بعد ہو گا۔

جب اس کو عذاب ہو گا تو یہ عذاب قیامت کے قائم ہونے تک ہمیشہ جاری رہ سکتا ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کچھ مدت تک اس کو عذاب دیا جائے اور پھر روک دیا جائے۔ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "الروح" میں اس مسئلے کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔[2]

کبھی کسی گناہ گار کو آگ میں داخل کر دیا جائے گا، جب تک وہ پاک

[1] مسند أحمد (۱۳٤/۲) سنن النسائي (۸۰/٦) ابن خزيمة في التوحيد (ص: ٦٣٤) ابن حبان (٥٦) الموارد، والحاكم (١٤٦/٤، ١٤٧) الصحيحة (٦٧٤)

[2] المسألة الرابعة عشرة (٣٧٠/١)

Marfat.com

اور صاف نہیں ہو جائے گا، اس میں ٹھہرا رہے گا پھر اس سے نکال دیا جائے گا، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ سے صحیح حدیث میں ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''اہلِ توحید میں سے بعض لوگوں کو آگ میں عذاب دیا جائے گا، حتی کہ وہ اسی میں جل کر کوئلے بن جائیں گے، پھر رحمت ان کو پالے گی تو ان کو نکال دیا جائے گا اور جنت کے دروازوں پر ڈال دیا جائے گا۔''[1]

[1] سنن الترمذي، رقم الحديث (٦٠٠) مسند أحمد (٣٩١/٣)، الصحيحة (٢٤٥١)

اس حدیث کے علاوہ کئی اور احادیث سے بھی یہ مسئلہ ثابت ہے، یعنی جو مسلمان اپنے برے اعمال کی سزا میں جہنم جائے گا، وہ ایک مدت کے بعد جس کی طوالت کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے، نکال دیا جائے گا۔

اس لیے ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ قیامت کے دن اپنی نجات کے لیے اسباب تلاش کرنے کی کوشش کرے اور ہر ایسے عمل سے توبہ کرنے میں جلدی کرے جو اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا باعث ہو، قبل اس سے کہ جو مہلت اور گنجایش اس کو ملی ہوئی ہے وہ ختم ہو جائے۔ پھر وہ اپنی کوتاہی اور ٹال مٹول پر شرمندہ ہو اور نیک اعمال کرنے کے لیے دنیا کی طرف لوٹنے کی آرزو کرے یا قبل اس کے کہ وہ موت کے فرشتوں کو دیکھ کر مزید زندگی کی آرزو کرے جب کہ وہ تو اس کی روح کو قبض کرنے کے لیے آ چکے ہیں اور یہی ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ﴾ [المنافقون: ١١]

''اور جب کسی کا مقرر وقت آجاتا ہے تو پھر اسے اللہ تعالیٰ ہرگز مہلت نہیں دیتا اور جو کچھ تم کرتے ہو اس سے اللہ تعالیٰ بخوبی باخبر ہے۔''

Marfat.com

باب 4

موت کے بعد پرہیز گاروں کا حال

فرشتے نازل ہوتے ہیں اور جنت کی بشارت سناتے ہیں:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ﴾ [فصلت: ۳۰-۳۲]

”(واقعی) جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے پھر اسی پر قائم رہے ان کے پاس فرشتے (یہ کہتے ہوئے) آتے ہیں کہ تم کچھ اندیشہ اور غم نہ کرو (بلکہ) اس جنت کی بشارت سن لو جس کا تم وعدہ دیے گئے ہو تمھاری دنیوی زندگی میں بھی ہم تمھارے رفیق تھے اور آخرت میں بھی رہیں گے اور جو کچھ تم مانگو سب تمھارے لیے (جنت میں موجود) ہے غفور رحیم (معبود) کی طرف سے یہ سب کچھ بطورِ مہمانی کے ہے۔“

امام بغوی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

Marfat.com

”(ان کے پاس فرشتے آتے ہیں) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ موت کے وقت آتے ہیں۔ قتادہ اور مقاتل کہتے ہیں کہ جب وہ اپنی قبروں سے کھڑے ہوں گے تو آئیں گے۔ وکیع بن جراح کہتے ہیں کہ بشارت تین مقامات پر ہو گی: موت کے وقت، قبر میں اور قیامت کے دن جس وقت دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔“[1]

حافظ ابن کثیر کہتے ہیں:

”(تمھاری دنیوی زندگی میں بھی تمھارے رفیق اور آخرت میں بھی رہیں گے) یعنی موت کے وقت فرشتے مومنوں سے کہتے ہیں کہ ہم تمھارے رفیق تھے، یعنی دنیا کی زندگی میں تمھارے دوست تھے، اللہ تعالیٰ کے حکم سے تمھیں سیدھا اور درست کیے رکھتے تھے اور تمھاری حفاظت کیا کرتے تھے اور اسی طرح آخرت میں تمھارے ساتھ ہوں گے، قبر کی وحشت میں اور صور پھونکنے کے وقت تمھیں تسلی اور سکون دیں گے، بعث ونشور والے دن تمھیں اطمینان سے رکھیں گے، صراطِ مستقیم، پل صراط سے تمھیں گزاریں گے اور نعمتوں کی جنتوں میں تمھیں پہنچا آئیں گے۔“[2]

صحیح حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

”(پھر ملک الموت) آتا ہے اور اس کے سر کے پاس ہو کر بیٹھ جاتا اور کہتا ہے: اے پاک روح! (ایک روایت میں ہے: مطمئن روح!) اللہ کی مغفرت اور خوش نودی کی طرف نکل۔ فرمایا: وہ اس

① تفسیر البغوي (٤/١١٤)

② تفسیر ابن کثیر (٤/٩٩)

Marfat.com

طرح بہتی ہوئی نکلتی ہے جیسے قطرہ مشکیزے سے بہتا ہوا نکلتا ہے تو وہ اس کو پکڑ لیتا ہے۔ (ایک روایت میں ہے) جب اس کی روح نکل جاتی ہے تو آسمان و زمین کے درمیان موجود ہر فرشتہ اور آسمان کے اندر موجود ہر فرشتہ اس پر درود پڑھتا ہے اور آسمان کے دروازے اس کے لیے کھول دیے جاتے ہیں۔''

متقی لوگوں کا موت کے وقت اللہ تعالیٰ سے ملاقات پر خوش ہونا:

مومن اور متقی لوگوں کو جس وقت فرشتے بشارت دیتے ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات پر خوش ہوتے ہیں۔ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو پسند نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات پسند نہیں کرتا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے نبی کیا موت کا ناپسند کرنا؟ تو ہم سے ہر ایک موت کو ناپسند کرتا ہے، فرمایا: اس طرح نہیں ہے، بلکہ جب مومن آدمی کو اللہ تعالیٰ کی خوش نودی اور جنت کی بشارت دی جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کو چاہتا ہے اور جب کافر کو اللہ تعالیٰ کے عذاب اور ناراضی کی بشارت دی جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔''[1]

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب میت کو تیار کر کے رکھ دیا جاتا ہے تو لوگ اپنے کندھوں پر اس کو اٹھا لیتے ہیں، اگر میت نیک ہو تو وہ کہتی ہے: مجھے آگے پہنچا دو اور

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث (٥٦٠٧) صحيح مسلم، رقم الحديث (٢٦٨٤)

Marfat.com

اگر نیک نہ ہو تو وہ اپنے اہلِ خانہ سے کہتی ہے: ہائے اس پر ہلاکت ہو! وہ اس کو کہاں لیے جا رہے ہیں؟ ہر چیز اس کی آواز کو سنتی ہے، سوائے انسان کے اور اگر انسان سن لے تو وہ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔"[1]

متقی لوگوں کو قیامت والے دن بہترین حالت میں امن کے ساتھ اور نعمتوں میں اٹھا کر لایا جائے گا:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا﴾ [مریم: ٨٥]

"جس دن ہم پرہیزگاروں کو اللہ رحمان کی طرف بطور مہمان کے جمع کریں گے۔"

حافظ ابن کثیر اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں: باری تعالیٰ نے اس آیت میں خبر دی ہے کہ اپنے متقی اولیا (وہ اولیا جو دنیا میں اس سے ڈرا کرتے تھے) اس کے رسولوں کی اتباع کیا کرتے تھے، رسول جو خبر دیتے اس کی تصدیق کرتے، جو حکم دیتے اس کی بجا آوری کرتے اور جس سے منع کر دیتے، اس سے رک جاتے، یقیناً وہ ان کو اپنی طرف سے وفد کی صورت جمع کرے گا، وفد سوار کر ہو کر آنے والی جماعت کو کہتے ہیں اور اسی سے لفظ وفود ہے اور آخرت والے گھر میں خالص اور عمدہ نور والی سواریوں پر وہ سوار ہوں گے اور جن جن کی طرف وفد جاتے ہیں، ان سب سے بہترین ہستی کی طرف اور اس بہترین ہستی کے عزت اور رضا مندی والے گھر کی طرف وہ آنے والے ہوں گے۔[2]

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث (١٣١٦)

[2] تفسير ابن كثير (١٣٧/٣)

Marfat.com

نیز ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ﴾ [الزمر: ٧٣]

''اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے تھے ان کے گروہ کے گروہ جنت کی طرف روانہ کیے جائیں گے، یہاں تک کہ جب اس کے پاس آ جائیں گے اور دروازے کھول دیے جائیں گے اور وہاں کے نگہبان ان سے کہیں گے تم پر سلام ہو تم خوش حال رہو تم اس میں ہمیشہ کے لیے چلتے جاؤ۔''

اس آیت میں باری تعالیٰ نے سعادت مند مومنوں کے حال کی خبر دی ہے کہ جس وقت ان کو خالص اور عمدہ نور والی سواریوں پر جماعتوں کی صورت میں لایا جائے گا، یعنی ایک جماعت کے بعد دوسری جماعت لائی جائے گی، مقربین کو سب سے پہلے لایا جائے گا، پھر ابرار کو، پھر جو ان کے بعد ہوں گے، پھر جو ان کے بھی بعد ہوں گے، ہر جماعت ایک جیسے ہم رتبہ افراد پر مشتمل ہو گی۔ انبیا علیہم السلام انبیا کے ساتھ ہوں گے، صدیق صدیقوں کے ساتھ، شہید شہیدوں کے ساتھ، علما علما کے ساتھ اور ہر قسم اپنی قسم کے ساتھ ہو گی اور ہر جماعت کے افراد ایک دوسرے کے مناسب ہوں گے، (یہاں تک کہ جب اس کے پاس آ جائیں گے) یعنی جب پل صراط سے گزر کر جنت کے دروازوں تک پہنچ جائیں گے تو ان کو ایک پل پر جو جنت اور جہنم کے درمیان ہو گا، روک لیا جائے گا اور دنیا میں ایک دوسرے پر کیے ہوئے مظالم کا بدلہ ان کے درمیان چکایا جائے گا اور جب پاک اور صاف ہو جائیں گے تو ان کو جنت میں داخلے کی اجازت دے دی جائی گے۔ [1]

[1] تفسیر ابن کثیر (٦٥/٤)

Marfat.com

متقی لوگ پل صراط سے گزر جائیں گے، مگر کافر اور گناہ گار جہنم میں گر جائیں گے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اِنۡ مِّنۡكُمۡ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتۡمًا مَّقۡضِيًّا ۚ ثُمَّ نُنَجِّى الَّذِيۡنَ اتَّقَوْا وَّ نَذَرُ الظّٰلِمِيۡنَ فِيۡهَا جِثِيًّا﴾ [مریم: ۷۱،۷۲]

''تم میں سے ہر ایک وہاں ضرور وارد ہونے والا ہے۔ یہ تیرے پروردگار کے ذمے قطعی فیصل شدہ امر ہے، پھر ہم پرہیزگاروں کو تو بچا لیں گے اور نافرمانوں کو اسی میں گھٹنوں کے بل گرا ہوا چھوڑ دیں گے۔''

صحیح حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''لوگ آگ پر وارد ہوں گے، پھر اپنے اعمال کے مطابق اس سے گزر کر پار ہوں گے، ان میں سے پہلا آنکھ جھپکنے کی طرح گزر جائے گا، اس کے بعد والا ہوا کی طرح گزر جائے گا، پھر اس کے بعد والا تیز دوڑنے والے گھوڑے کی مانند گزر جائے گا، اس کے بعد والا سفر کرنے والے مسافر کی مانند گزر جائے گا، اس کے بعد والا دوڑ کر گزر جائے گا اور جو اس کے بعد ہو گا وہ چلتا ہوا گزر جائے گا۔''[1]

عبرت انگیز:

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بیمار تھے اور اپنا سر اپنی بیوی کی گود میں رکھا ہوا تھا، اسی دوران انھوں نے رونا شروع کر دیا تو ان کی بیوی بھی رونے لگ پڑی، انھوں نے کہا: تو کیوں رو رہی ہے؟ اس نے کہا: آپ کو دیکھ کر مجھے بھی رونا آ

[1] سنن الترمذي، رقم الحديث (٣١٥٩) مسند أحمد (٤٣٥/١)

Marfat.com

گیا۔ انھوں نے کہا: مجھے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد یاد آ گیا: ''تم میں سے ہر ایک کو وہاں سے ضرور گزرنا ہے۔'' اور مجھے معلوم نہیں کہ میں اس سے نجات پاؤں گا یا نہیں؟

عرش کا سایہ پانے والے خوش نصیب لوگ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ عرش کا سایہ نصیب فرمائے گا، جب کہ اس دن کوئی سایہ اس کے علاوہ نہ ہو گا: ① انصاف کرنے والا حاکم، ② اپنے رب کی عبادت میں پروان چڑھنے والا نوجوان، ③ وہ آدمی جس کا دل مسجد میں لٹکا رہے، ④ خالصتاً اللہ کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے دو آدمی، اسی پر اکٹھے ہوں اور اسی پر جدا ہوں، ⑤ وہ آدمی جس کو کسی رتبے اور حسن و جمال والی عورت نے دعوت دی تو اس نے کہہ دیا: میں اللہ سے ڈرتا ہوں، ⑥ وہ آدمی اس نے صدقہ چھپا کر کیا کہ بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہوئی کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے، ⑦ وہ آدمی جس نے اللہ کو خلوت میں یاد کیا تو اس کی آنکھوں میں آنسو جاری ہو گئے۔''[1]

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''حدیث میں مذکور سات کا عدد حتمی نہیں ہے، بلکہ دیگر کئی ایک احادیث میں اور لوگوں سے بھی بعض اعمال پر اللہ تعالیٰ نے قیامت والے دن اپنے عرش کے سائے کا وعدہ فرمایا ہے ان میں سے چند لوگ یہ بھی ہیں:

❀ جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی یا قرض سے کچھ معاف کر دیا۔ (مسلم)

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث (٦٦٠) صحيح مسلم، رقم الحديث (١٠٣١)

Marfat.com

❀ جو جہاد کے لیے نکلا۔ (ابن حبان وغیرہ بسند جید)
❀ جس نے مجاہد کی مدد کی۔ (احمد و حاکم بسند جید)
❀ جس نے چٹی (یعنی ضامن بننے والے کو ضمانت پڑ جانا) پڑ جانے والے کی مدد کی اور مکاتب (ایسا غلام جو اپنے مالک سے اپنی قیمت ایک مقررہ مدت میں ادا کرنے کا معاہدہ کرے) غلام کی مدد کی۔ (احمد و حاکم بسند جید)
❀ ہمیشہ سچ بولنے والا تاجر۔ (شرح السنہ للبغوی بسند جید)[1]

مذکورہ اعمالِ صالحہ میں آدمیوں کے ذکر کرنے کا یہ مفہوم نہیں کہ یہ اعمال صرف آدمیوں سے ہی خاص ہیں، بلکہ عورتیں بھی ان میں شریک ہیں، سوائے دو عملوں کے ایک امامت و حکومت اور دوسرا مسجد کو لازم پکڑنا، ان کے سوا باقی تمام خصلتوں میں عورتوں کو بھی شرکت حاصل ہے۔

متقی لوگ جنت کی انواع و اقسام کی ایسی ابدی نعمتوں سے لطف اندوز ہوں گے جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے وہم و گمان میں ان کا گزر ہوا ہے۔

مسلمان بھائی اور بہن: جنت کی نعمتوں کی کیفیت اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کے لیے تیار کیا ہوا ہے، اس کا ذکر کیا جائے تو بیان طویل ہو جائے گا اور اس کا حق بھی پورا نہ ہو گا اور میں حیران تھا کہ کہاں سے آغاز کروں اور کون سی بات پہلے ذکر کروں، لیکن اگر رسول اللہ ﷺ کی ایک جامع اور منفرد حدیث سے آغاز کیا جائے تو بے جا نہ ہو گا، آپ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

[1] فتح الباري (٢/١٤٦، ١٤٧)

Marfat.com

"میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ کچھ تیار کر رکھا ہے، جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا، کسی کان نے نہیں سنا اور کسی انسان کے وہم و گمان میں ان کا گزر نہیں ہوا، اگر تم چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھ لو:

﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ [السجدة: ١٧]

"کوئی نفس نہیں جانتا جو کچھ ہم نے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے پوشیدہ کر رکھا ہے۔"[1]

امام ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اس گھر کی عمدگی کا اندازہ کیسے ہو سکتا ہے جس کی آبیاری خود اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے کی ہو، پھر اس کو اپنے احباب کی قیام گاہ بنا دیا، اپنی رحمت و کرم اور خوش نودی سے اس کو بھر دیا، اس کی نعمتوں کو عظیم کامیابی اور اس کی ملکیت قرار دیا، ساری کی ساری خیر کو اس میں جمع کر دیا اور ہر قسم کے عیب و نقص اور مصیبت سے اس کو پاک کر دیا۔"

اگر آپ کا سوال: جنت کی زمین اور خاک کے متعلق ہو تو وہ کستوری اور زعفران کی ہے۔

اگر آپ کا سوال: جنت کی چھت کے متعلق ہو تو وہ رحمان کا عرش ہے۔

اگر آپ کا سوال: جنت کی لپائی والے گارے کے متعلق ہو تو وہ خوش بو دار کستوری ہے۔

اگر آپ کا سوال: جنت کے سنگریزوں کے متعلق ہو تو وہ موتی اور جواہرات

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث (٣٢٤٤) صحيح مسلم، رقم الحديث (٢٨٤٢)

Marfat.com

کے ہیں۔

اگر آپ کا سوال: جنت کی تعمیر کے متعلق ہو تو اس میں ایک اینٹ چاندی کی ہے تو دوسری سونے کی ہے۔

اگر آپ کا سوال: جنت کے درختوں کے متعلق ہو تو اس کے ہر ایک درخت کا تنا سونے اور چاندی کا ہے، جلانے والی یا تعمیر میں کام آنے والی لکڑی کا نہیں۔

اگر آپ کا سوال: جنت کے پھلوں کے متعلق ہو تو وہ مٹکوں کی مانند بڑے، مکھن سے زیادہ نرم اور شہد سے زیادہ میٹھے ہیں۔

اگر آپ کا سوال: جنت کی نہروں کے متعلق ہو تو وہ نرم اور ملائم ریشمی پوشاکوں سے کہیں زیادہ خوب صورت ہیں۔

اگر آپ کا سوال: جنت کی نہروں کے متعلق ہو تو ایسے دودھ کی نہریں ہیں جن کا ذائقہ متغیر نہیں ہوتا۔ ایسی شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کو بڑا سرور دیں گی اور صاف و شفاف شہد کی نہریں ہیں۔

اگر آپ کا سوال: اہلِ جنت کے کھانے کے متعلق ہو تو وہ اہلِ جنت کے پسندیدہ پھل اور ان کو مرغوب پرندوں کے گوشت کا ہو گا۔

اگر آپ کا سوال: اہلِ جنت کے پینے سے متعلق ہو تو وہ تسنیم، زنجبیل اور کافور کی شراب سے ہو گی۔[1]

---

[1] تسنیم کے معنی بلندی ہیں اور یہ وہ شراب ہے جو جنت کی بالائی علاقوں سے ایک چشمے کے ذریعے سے آئے گی اور یہ جنت کی بہترین اور اعلیٰ شراب ہو گی۔

زنجبیل: خشک ادرک کو کہتے ہیں اور اس کی آمیزش سے ایک خوش گوار تلخی پیدا ہوتی ہے۔

کافور: ٹھنڈی اور ایک مخصوص خوش بو کی حامل ہوتی ہے اور اس کی آمیزش سے شراب کا ذائقہ ←

Marfat.com

اگر آپ کا سوال: اہلِ جنت کے برتنوں سے متعلق ہو تو ان کے برتن سونے اور چاندی کے ہوں گے اور وہ صفائی اور نفاست میں بالکل شیشے کی مانند ہوں گے۔

اگر آپ کا سوال: جنت کے دروازوں کے متعلق ہو تو دو کواڑوں کے درمیان کی چوڑائی چالیس سال کی مسافت کے برابر ہے اور ایک ایسا وقت یقیناً آنے والا ہے جب اس پر ہجوم کی وجہ سے بھیڑ ہو گی۔

اگر آپ کا سوال: ہواؤں کے جنت کے درختوں سے ٹکرا کر پیدا ہونے والی آواز کے متعلق ہو تو جو اس آواز کو سنے گا، طرب و نشاط سے تڑپ اٹھے گا۔

اگر آپ کا سوال: جنتی درختوں کے سائے سے متعلق ہو تو ایک درخت کے سائے میں اگر ایک تیز ترین سوار سو سال تک سفر کرتا رہے تو بھی اس کا سایہ طے نہیں کر سکتا۔

اگر آپ کا سوال: جنتی خیموں اور قبوں سے متعلق ہو تو کھوکھلے موتیوں کے ان خیموں میں سے ایک خیمے کا طول 60 میل ہے۔

اگر آپ کا سوال: جنتی محلات اور بالا خانوں کے متعلق ہو تو کثیر المنازل عمارتوں کی طرح بالا خانوں کے اوپر بھی بنے بنائے بالا خانے ہیں جن کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہیں۔

اگر آپ کا سوال: جنتی محلات کی بلندی اور اونچائی کے متعلق ہو تو افق میں کسی طلوع یا غروب ہونے والے کو دیکھ لیجیے جس تک نظر کا پہنچنا قریب قریب ناممکن ہوتا ہے۔

← دو آتشہ اور اس کی خوش بو مشام جان کو معطر کرنے والی ہو جائے گی، یعنی جنت میں ایک شراب وہ ہو گی جو ٹھنڈی ہو گی، جس میں کافور کی آمیزش ہو گی اور دوسری شراب گرم جس میں زنجبیل کی ملاوٹ ہو گی۔ (ماخوذ از تفسیری حواشی حافظ صلاح الدین یوسف ﷾)

Marfat.com

اگر آپ کا سوال: اہلِ جنت کے لباس سے متعلق وہ تو وہ ریشم اور سونے کا ہے۔

اگر آپ کا سوال: جنت کے فرشوں سے متعلق ہو تو بلند مرتبہ جگہوں پر بچھے ہوئے ان فرشوں کے اندرونی کپڑا موٹے ریشم کا ہے اور اوپر کا کپڑا تو اس سے کہیں زیادہ عمدہ ہے۔

اگر آپ کا سوال: جنتی مسندوں اور تختوں سے متعلق ہو تو وہ ایسے شاہی تخت ہیں جن پر حجلہ عروسی ڈال کر سونے کی میخوں سے ان کو گاڑ دیا گیا ہے، اس لیے نہ اس میں کوئی شگاف ہے نہ سوراخ۔

اگر آپ کا سوال: اہلِ جنت کی عمروں کے متعلق ہو تو ان کی عمریں 33 سال اور وہ ابوالبشر آدم علیہ السلام کی شکل وصورت پر ہوں گے۔

اگر آپ کا سوال: اہلِ جنت کے حسن و جمال والے چہروں سے متعلق ہو تو وہ چاند جیسے ہوں گے۔

اگر آپ کا سوال: اہلِ جنت کے سماع سے متعلق ہو تو وہ ان کی بڑی بڑی آنکھوں والی حور بیویوں کا گیت ہوگا اور اس سے اچھا سماع (سننا) وہ فرشتوں اور انبیا کی آوازوں کا ہوگا اور ان دونوں سے بھی اچھا سماع وہ رب العالمین کے خطاب کا ہوگا۔

اگر آپ کا سوال: اہلِ جنت کی سواریوں کے متعلق ہو جس پر وہ ایک دوسرے کی زیارت کے لیے آیا جایا کریں گے تو وہ ایسی عمدہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جس چیز سے چاہا ان کو پیدا کر دیا اور اہلِ جنت جہاں چاہیں گے وہ سواریاں ان کو لے کر جائیں گی۔

اگر آپ کا سوال: اہلِ جنت کی آرایش وزیبایش کے متعلق ہو تو وہ سونے کے

Marfat.com

کنگن پہنیں گے اور موتی ان کے سروں پر پہنے ہوئے تاجوں کی مانند ہوں گے۔

اگر آپ کا سوال: اہلِ جنت کی بیویوں کے متعلق ہو تو وہ نوجوان کنواریاں، ہم عمر، جن کے انگ انگ سے جوانی کا پانی بہہ رہا ہے، جو کچھ رخساروں نے پہن لیا وہ پھول اور سیبوں کی ملکیت ہے، پستان جس پر مشتمل ہیں وہ اناروں کی ملکیت ہے، جس پر ان کے منہ مشتمل ہیں وہ جڑے ہوئے موتیوں کی ملکیت ہے اور جس پر ان کی کمریں گھومتی ہیں وہ دقت و لطافت کی ملکیت ہیں۔

جب وہ ظاہر ہوں گی تو سورج ان کے محاسن والے چہرے کے گرد گردش کرے گا، وہ مسکرائے گا تو سامنے کے دانتوں سے بجلیاں گریں گی، جب اس کی محبت کا تم تقابل کرنا چاہو تو دو خوب صورت اور روشن جسموں کے تقابل میں جو بھی کہنا چاہو کہہ دو اور جب اس سے بات چیت کرو تو دو پیار اور محبت کرنے والوں کی بات چیت کے متعلق تمھاری رائے کیا ہو گی؟ جنتی اپنے چہرے کو اس کی رخسار کے آنگن میں یوں دیکھے گا جیسے ایک ایسے شیشے میں جسے چمکانے والوں نے تیار کر رکھا ہو اور اس کی پنڈلی کا گودہ گوشت کے اندر سے بھی نظر آئے گا نہ گودے کو اس کی جلد ڈھانک سکے گی نہ اس کی ہڈی اور نہ اس کا لباس۔

اگر وہ دنیا پر اپنی ایک جھلک ڈال دے تو آسمان و زمین کا خلا خوشبوؤں سے بھر جائے، مخلوقات کے منہ تہلیل و تسبیح کے ساتھ بول پڑیں، شمس و قمر کے درمیان جو کچھ ہے وہ سب کا سب اس کے لیے مزین و آراستہ ہو جائے، ہر آنکھ اس کے سوا باقی سب سے چشم پوشی کرنے لگے، سورج کی روشنی اس طرح معدوم ہو جائے جیسے ستاروں کی روشنی سورج کے سامنے ختم ہو جاتی ہے، روئے زمین پر موجود ہر ایک انسان اللہ حی و قیوم پر ایمان لے آئے، اس کے سر کا دوپٹا دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے ان میں سے بہتر ہے۔

Marfat.com

جنتی کی خواہشات میں سے مرغوب ترین خواہش اس کا قرب ہو گا۔
مدتوں زمانے بیت جانے کے بعد اس کا حسن و جمال زیادہ ہی ہو گا، فاصلہ طویل ہونے کے باوجود اس کی محبت اور قربت میں اضافہ ہی ہو گا۔ حمل، ولادت، ماہواری اور زچگی سے پاک ہو گی۔ نزلہ تھوک، پیشاب، پاخانہ اور تمام گندگیوں سے صاف ہو گی، نہ اس کا شباب فنا ہو گا، نہ اس کا لباس بوسیدہ ہو گا نہ اس کا حسن و جمال ماند پڑے گا اور نہ جنتی اس کی صحبت سے اکتائے گا۔ اس لیے اس کی نگاہ اپنے خاوند تک ہی محدود ہو گی اس کے سوا کسی کو وہ نظر اٹھا کر نہیں دیکھے گی، جنتی کی نگاہ بھی اسی تک محدود ہو گی اس لیے وہی اس کی چاہتوں کی انتہا ہو گی، جنتی اگر اس کی طرف دیکھے گا تو وہ اس کی حفاظت کرے گی، اگر حکم دے گا تو بجا لائے گی اور اگر اس سے غائب ہو گا تو وہ اس کی حفاظت کرے گی (یعنی خیانت نہیں کرے گی) سو جنتی اس کو پا کر رانوں اور سکون کی انتہا پر ہو گا۔

اور اس سے پہلے کسی جن یا انسان نے اس کو ہاتھ نہیں لگایا ہو گا (یعنی بالکل نئی نویلی اور کنواری ہو گی) جنتی جب بھی اس کی طرف دیکھے گا خوشی سے اس کا دل بھر جائے گا اور جب بھی وہ اس سے بات کرے گی تو اس کے کان منظوم اور غیر منظوم موتیوں سے بھر جائیں گے اور جب وہ نمودار ہو گی تو محل اور کمرہ روشنی سے منور ہو جائے گا۔

اگر آپ کا سوال: عمر کے متعلق ہو تو وہ ہم عمر جوانی کے عمدہ ترین وقت میں ہوں گی۔

اگر آپ کا سوال: حسن کے متعلق ہو تو کیا آپ نے شمس و قمر کو دیکھا ہے؟

اگر آپ کا سوال: آنکھ کی سیاہی کے متعلق ہو تو وہ حسین ترین سیاہی

Marfat.com

صاف ترین سفیدی میں ہو گی۔

اگر آپ کا سوال: قد و قامت کے متعلق ہو تو کیا کبھی آپ نے خوب صورت ترین شاخ دیکھی ہے؟

اگر آپ کا سوال: پستانوں کے متعلق ہو تو وہ ابھری ہوئی چھاتیوں والی ہوں گی ان کے پستان نازک ترین انار جیسے ہوں گے۔

اگر آپ کا سوال: رنگ و روپ کے متعلق ہو تو گویا وہ یاقوت اور موتی ہے (یعنی صفائی میں یاقوت جیسا اور سفید اور سرخی میں موتی جیسا ہو گا)۔

اگر آپ کا سوال: حسن و تخلیق کے متعلق ہو تو وہ نیک سیرت اور خوب صورت ہیں ان میں حسن کو بھی جمع کر دیا گیا ہے اور احسان کو بھی، ظاہری جمال بھی ان کو عطا ہوا ہے اور باطنی جمال بھی، اس لیے وہ دلوں کے لیے مسرت اور آنکھوں کے لیے ٹھنڈک ہوں گی۔

اگر آپ کا سوال: حسنِ معاشرت اور وہاں کی لذت کے متعلق ہو تو وہ اپنے خاوندوں کو انتہائی محبوب ہوں گی، ایسی پر لطف اطاعت و فرماں برداری کی وجہ سے جو خاوند اور بیوی کو یک جان کر دیتی ہے۔

تمھارا اندازہ ایسی عورت کے بارے میں کیا ہو سکتا ہے جو اپنے خاوند کے سامنے مسکرائے تو جنت کو اپنی مسکراہٹ سے روشن کر دے اور جب وہ ایک محل سے دوسرے محل میں منتقل ہو تو تم کہو کہ یہ تو سورج اپنے فلک کے ایک برج سے دوسرے برج منتقل ہو رہا ہے اور جب وہ اپنے خاوند کے پاس حاضر ہو گی تو اس خوب صورت حاضری کا کیا کہنا اور جب حاضر ہو کر معانقہ کرے گی تو اس معانقے اور حاضری کی لذت اندوزی کا کیا کہنا؟ ع

Marfat.com

اس کی باتیں مباح جادوگری ہے بشرطیکہ اس نے
کسی پرہیز گار و مسلم کے قتل کا گناہ نہ کیا ہو
باتیں اگر لمبی ہو جائیں تو اکتا نہیں دیتیں اور اگر وہ
محبت کی باتیں کرے تو یقیناً اختصار سے کام نہیں لے گی

اگر وہ گیت گائے تو آنکھوں اور کانوں کی لذت کا کیا کہنا اور اگر وہ موانست کرے اور لطف اندوزی کرے تو اس انس ولطف کی عمدگی کا کیا کہنا اور اگر وہ بوسہ دے تو جنتی کے لیے اس سے مرغوب ترین چیز اور کوئی نہیں ہوگی اور اگر وہ کچھ دے دے تو اس دی ہوئی چیز سے زیادہ لذیذ اور پاکیزہ اور کوئی چیز نہیں ہوگی۔

ان تمام کے باوجود اگر آپ کا سوال یومِ مزید، عزیز وحمید کی زیارت اور اس کے تمثیل اور تشبیہ سے منزہ چہرے کے ہونے والے اس دیدار کے متعلق ہو جو نصف النہار کے سورج اور چودہویں رات کے چاند کی طرح (آسانی سے نظر آئے گا جیسے صادق مصدوق ﷺ سے تواتر کے ساتھ کتبِ صحاح، سنن اور مسانید میں حضرت صہیب، حضرت انس، حضرت ابوہریرہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم سے منقول ہے تو سنیے جس دن منادی آواز دے گا:

اے اھل جنت!

تمھارے رب نے تمھیں اپنی زیارت کے لیے بلایا ہے تو اس کی زیارت کے لیے آؤ، جنتی کہیں گے کہ ہم نے حکم سن لیا ہے اور بجا لاتے ہیں اور زیارت کے لیے جلدی سے اٹھ کھڑے ہوں گے، وہاں پر پہلے ہی سے ان کے لیے بہترین سواریاں تیار کی جا چکی ہوں گی تو وہ جلدی سے ان پر سوار ہو جائیں گے، وادی اَفْیَحْ جو ان کی ملاقات کے لیے بنائی گئی ہے جب وہاں پہنچ جائیں

Marfat.com

گے تو سارے وہاں جمع ہو جائیں گے، بلانے والے نے ان میں سے کسی کو بھی پیچھے نہیں چھوڑا ہو گا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی کرسی کا حکم دیں گے تو وہ وہاں پر رکھ دی جائے گی۔ پھر ان کے لیے نور موتی زبر جد سونے اور چاندی کے منبر رکھ دیے جائیں گے اور ان میں سے ادنیٰ (درجے والا) (اللہ کی پناہ ان میں سے کم درجے والا کوئی کیسے ہوسکتا ہے) کستوری کے ٹیلوں پر بیٹھے گا، کرسیوں والے جو کچھ دیکھ رہے ہوں گے انعامات اس سے بھی زیادہ ہوں گے اور جب تمام اپنی اپنی جگہوں پر اطمینان کے ساتھ بیٹھ جائیں گے تو منادی آواز دی گا۔

اے اہل جنت!

السلام علیکم! جنتی اس سلام کا جو جواب دیں گے اس سے اچھا جواب اور کوئی نہیں ہوسکتا وہ کہیں گے:

"اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامُ"

''اے اللہ! تو ہر قسم کے عیب سے پاک ہے اور تجھی سے (دنیا و آخرت کے شر سے) سلامتی کے طالب ہیں۔''

تیری ذات بڑی بابرکت ہے اے عظمت وعزت والے! اللہ تبارک وتعالیٰ اچھی طرح ان کے سامنے ظاہر ہو جائیں گے اور ان کے طرف ہنس رہے ہوں گے اور ارشاد فرمائیں گے:

اے اہل جنت!

(یہ پہلی بات ہو گی جو وہ اللہ تعالیٰ سے سنیں گے) کہاں ہیں میرے وہ بندے جنھوں نے مجھے دیکھا بھی نہیں تھا اور میری اطاعت کیا کرتے تھے؟ یہ یوم مزید ہے۔ اہلِ جنت یک زبان ہو کر ایک ہی بات کہیں گے کہ ہم راضی ہو

Marfat.com

گئے تو بھی ہم سے راضی ہو جا۔

اے اهل جنت!

یقیناً اگر میں تم سے راضی نہ ہوتا تو تمھیں اپنی جنت میں نہ ٹھہراتا، یہ یومِ مزید ہے، مجھ سے مانگ لو۔

اہلِ جنت یک زبان ہو کر کہیں گے: ہمیں اپنے چہرے کا دیدار کروا دو ہم اس کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو رب ذوالجلال اپنے حجابات کو کھول دیں گے اور ان کے سامنے اچھی طرح ظاہر ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ کا نور ان پر اس قدر چھا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی سے ان کے نہ جل جانے کا فیصلہ اگر نہ کیا ہوتا تو وہ سارے جل سڑ جاتے اور اس مجلس میں کوئی بھی باقی نہ بچتا سوائے اس کے جس سے اللہ تعالیٰ گفتگو کر رہے ہوتے، جب اس سے کہیں گے اے فلاں کیا تجھے یاد ہے اس دن جو کچھ تو نے کیا تھا اللہ تعالیٰ دنیا کے اندر اس کے بعض دھوکے بازیاں اس کو یاد دلا رہے ہوں گے تو وہ کہے گا کہ اے پروردگار کیا تو نے مجھے معاف نہیں فرمایا؟

باری تعالیٰ فرمائیں گے: کیوں نہیں؟ میری معافی کے سبب سے ہی تو تُو اس مقام و مرتبے تک پہنچا ہے۔ اس بات چیت سے کانوں کو ملنے والی لذت و سرور کا کیا کہنا اور آخرت میں نیک لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے چہرے کو دیکھنے سے ملنے والی ٹھنڈک کا کیا کہنا اور ہائے افسوس! وہ ذلت جو گھاٹے کا سودا کرنے والوں کے لیے ہوگی۔

﴿وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۝ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍۭ بَاسِرَةٌ ۝ تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ﴾

[القیامۃ: ۲۲، ۲۵]

''اس دن بہت سے چہرے تروتازہ اور بارونق ہوں گے اور اپنے

Marfat.com

رب کی طرف دیکھتے ہوں گے اور کتنے چہرے اس دن (بدرونق)
اداس ہوں گے، سمجھتے ہوں گے کہ ان کے ساتھ کمر توڑ دینے والا
معاملہ کیا جائے گا۔"

تم آؤ ہیشگی کی جنتوں کی طرف یقیناً وہی
تمھاری پہلی قیام گاہیں ہیں اور انھیں میں خیمہ گاہ ہے
لیکن افسوس ہم دشمن کے قیدی ہیں تو کیا تمھیں یقین ہے؟
کہ ہم اپنے وطنوں کی طرف باحفاظت واپس لوٹ آئیں گے

منتخب از کلام ابن قیم رحمہ اللہ [1]

---

[1] حادی الأول إلىٰ بلاد الأفراح (ص: ٣٥٥۔٣٦٠)
یہ عظیم کتاب بالکل اپنے نام کی طرح اور الفاظ مکمل طور پر اپنے معانی سے موافقت کرتے ہیں، اس کتاب میں غم زدہ لوگوں کے لیے دلاسہ اور تسلی موجود ہے اور وہاں کی دلہنوں کے عشاق کے لیے دل چسپی کا باعث ہے، اسی طرح یہ کتاب بلند ترین مطلوب کی طرف دلوں کو حرکت دیتی ہے اور نفوس کو اللہ تعالیٰ سے قربت پر ابھارتی ہے، اپنے پڑھنے والے کو فائدہ دیتی ہے اور اس کو مزید شوق دلاتی ہے بیزار اور اکتاہٹ کا شکار نہیں کرتی اور ایسے عمدہ اور بے مثل فوائد پر مشتمل ہے جو شاید کوشش کے باوجود کسی اور کتاب سے نہ مل سکیں......
بلاشک جو کچھ مصنف نے جنت کے اوصاف میں یہاں ذکر کیا ہے وہ سب کا سب کتاب و سنت کے دلائل سے ثابت شدہ ہے، جسے مصنف نے مذکورہ کتاب کی فصلوں میں تفصیل سے ذکر کیا ہے۔

Marfat.com

باب 5

عبرتیں اور سوئے خاتمہ سے خوف کے کچھ نمونے

اے اللہ کے بندے! اپنی حالت کی فکر اور اپنے انجام کا خیال کر اور تیرا شمار ان لوگوں میں سے کن کے اندر ہوتا ہے۔ بے شک عظیم ترین خسارہ اور گھاٹا ان لوگوں کو ہوگا جن کا ذکر باری تعالیٰ کے اس ارشاد میں ہوا ہے:

﴿قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ﴾ [الزمر: ۱۵]

"کہہ دیجیے کہ حقیقی زیاں کار وہ ہیں جو اپنے آپ کو اور اپنے اہل کو قیامت کے دن نقصان میں ڈال دیں گے۔"

عظیم ترین کامیابی وہ ہے جن کے متعلق ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ﴾ [آل عمران: ۱۸۵]

"پس جو شخص آگ سے ہٹا دیا جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے بے شک وہ کامیاب ہو گیا۔"

قابلِ تعجب ہے وہ شخص جو ابدی و دائمی اور فنا نہ ہونے والی چیز، جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی کے وہم و گمان میں اس کا گزر ہوا، کو دنیا کی فریفتگی اور محبت کے عوض بیچ ڈالے، دنیا تو فقط پراگندہ خوابوں کی

Marfat.com

مانند ہے یا پھر نیند میں آنے والے خیال کی مانند جو تکدر سے پر اور غموں سے بھرا ہوا ہو، اگر کچھ ہنسے گا تو زیادہ روئے گا ایک دن خوش ہو گا تو مہینا بھر غم زدہ رہے گا، اس کے مصائب لذتوں سے زیادہ ہیں اور غم خوشیوں سے کئی گنا بڑھ کر ہیں اس کے آغاز خوف ناک ہے تو آخر ہلاکت خیز ہے۔

قابلِ تعجب ہے وہ شخص جو گھٹیا اور مٹ جانے والی لذتوں کو بہترین اور دائمی لذتوں پر ترجیح دے اور وہ شخص بھی جو زمین و آسمان کے برابر وسعتوں والی جنت کو مصیبتوں اور آزمایشوں سے دوچار لوگوں سے تنگ پڑی ہوئی جیل کے عوض بیچ دے اور وہ شخص بھی جو ہمیشگی کی جنت میں پاکیزہ گھر جن کے نیچے سے نہریں جاری ہیں ان کو تنگ باڑوں (جہاں پر جانور رکھے جاتے ہیں) کے عوض بیچ ڈالے، جن کی اخیر بھی تباہی و ہلاکت ہے۔

اور قابلِ تعجب ہے وہ شخص جس نے کنواریاں محبت کرنے والیاں ہم عمر یاقوت و مرجان جیسی حوروں کو گندی عیب ناک بداخلاق علانیہ زنا کار یا خفیہ آشنا کار عورتوں کے عوض بیچ دیا اور وہ شخص بھی جس نے خیموں کے اندر بند حوروں کو لوگوں کے درمیان خبیث اور سیاہ کار عورتوں کے عوض بیچ دیا اور وہ شخص بھی جس نے لذیذ شراب کی نہروں کو ناپاک بے عقل کر دینے والی اور دین و دنیا کو بگاڑ دینے والی شراب کے بدلے بیچ دیا۔

اور قابلِ تعجب وہ شخص جس نے عزیز و رحیم کے چہرہ انور کے دیدار کی لذت کو بدصورت اور گندے چہرے کو دیکھنے کے لالچ میں بیچ دیا اور وہ شخص بھی جس نے رحمان کے خطاب کے سماع کو سازوں گانوں کے سماع کے بدلے بیچ دیا اور وہ شخص بھی جس نے یومِ مزید کے دن موتی یاقوت اور زمرد کے منبروں

Marfat.com

پر بیٹھنے کو فسق و فجور کی مجالس میں سرکش شیطان کے ساتھ بیٹھنے کے عوض بیچ دیا اور وہ شخص بھی جس نے منادی کی ندا کو کہ اے اہلِ جنت بے شک تمھارے لیے ہی ہے کہ تم خوش حال رہو کبھی تمھیں تنگ دستی نہ ہو اور زندہ رہو کبھی تمھیں موت نہ آئے اور مقیم رہو ے کبھی تمھیں کوچ نہ پڑے اور جوان رہو کبھی تمھیں بڑھاپا آئے، گویوں کے گانے کے عوض بیچ دیا۔

اے پیشگی گھٹیا قیمت کے عوض اس کو بیچنے والے
گویا تو نہیں جانتا، کیوں نہیں عن قریب تجھے علم ہو جائے گا
اگر تو نہیں جانتا تو یہ (تیرا نہ جاننا) مصیبت ہے
اور اگر تو جانتا ہے تو پھر (یہ جاننے سے بھی) بڑی مصیبت ہے[1]

اے آخرت سے غافل غور کر! موت اور جو کچھ موت کے بعد ہے اس کی فکر کر، آوازوں کو کاٹنے کے لیے لذتوں سے روکنے کے لیے مجلسوں کو منتشر کرنے کے لیے اتنی نصیحت ہی کافی ہے۔

اور کیسے کافی نہ ہو جب کہ گھاٹی پر آمد تو ہونے ہی والی ہے اور آگے معلوم نہیں کہ نشیب جہنم کی طرف ہے یا جنت کی طرف؟

اور اس طریقے سے عمل کر کے تیری اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہو تو وہ تجھ سے راضی ہو، غصے نہ ہو اور جان لے کہ انسان کا خاتمہ ویسا ہی ہوتا ہے جیسے اس کے اعمال۔ یہی وجہ تھی کہ سلف سوئے خاتمہ سے شدید خوف کھاتے تھے۔

ایک صحابی اپنی موت کے وقت رونے لگے، اس کا سبب ان سے پوچھا گیا تو کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: (اللہ تعالیٰ

[1] حادي الأرواح، المقدمة.

Marfat.com

نے اپنی مخلوق کو دو قبضوں میں پکڑا اور فرمایا یہ جنت میں ہے اور یہ جہنم میں ہیں) اور مجھے معلوم نہیں کہ ان دونوں قبضوں سے میں کس قبضے میں سے ہوں۔[1]

بعض سلف کا قول ہے کہ آنکھوں کو جس قدر کتابِ سابق (تقدیر) نے رلایا ہے اور کسی چیز نے اتنا نہیں رلایا۔

سفیان رحمہ اللہ سابقہ گناہوں اور سوئے خاتمہ کی فکر سے شدید بے چین ہو جاتے اور رونا شروع کر دیتے اور کہتے کہ مجھے خدشہ ہے کہ کہیں میں لوحِ محفوظ میں شقی نہ لکھ دیا گیا ہوں اور روتے ہوئے کہتے کہ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں موت کے وقت مجھ سے ایمان سلب نہ کر لیا جائے۔

مالک بن دینار ساری رات قیام میں اپنی داڑھی پکڑتے رہتے اور کہتے رہتے: اے پروردگار! یقیناً تو جانتا ہے جنت میں رہنے والوں کو بھی اور جہنم میں رہنے والوں کو بھی، ان دونوں میں سے مالک کو کس میں اتارے گا؟[2]

---

① مسند أحمد (٤/١٧٦-١٧٧) وإسناده صحيح.

② جامع العلوم و الحكم (١/١٧٣)

Marfat.com

اختتام

اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے جو میسر ہوا وہ میں نے جلدی سے تحریر کر دیا، خیال پریشان اور مقدر ہے اور دل کی شاخیں ہر وادی میں پھیلی ہوئی ہیں، حوصلہ منتشر ہے اور مصیبت کی سنگینی نے روح کو زخمی کر دیا ہے، اے اللہ دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر جما دے اور اس کو اپنی اطاعت پر لوٹا دے۔

سُبُحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمُدِكَ أَشُهَدُ أَنَّ لَّا إِلٰه اِلَّا أَنُتَ اسُتَغُفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيُكَ.

Marfat.com

جو اللہ کے لیے کوئی شے چھوڑتا ہے، اللہ اسے بہتر بدلہ عطا فرماتے ہیں

بہتر بدلہ

حیرت انگیز واقعات اور نصیحت آموز حکایات کے ساتھ

تالیف

فضیلۃ الشیخ إبراهیم بن عبداللہ الحازمی

ترجمہ

فضیلۃ الشیخ سعید الرحمٰن ہزاروی حفظہ اللہ تعالیٰ

مدرس جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ

نظرثانی

حافظ عبداللہ سلیم حفظہ اللہ

مکتبہ بیت السلام

الریاض، لاہور

Marfat.com